رجسٹرڈ ڈائل نمبر ۷۷۷

ضوابط

(۱) عوام کے سالانہ عمار شمار ہی ہوگا
(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت
پانچ روپے (۵ر)
(۳) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا
اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان
اخبار کی فہرست میں درج ہونگے۔

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

KHILAFAT LIBRARY

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو حضرت باوا نانک صاحب سے محبت کرنے والوں تک پہنچا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا (۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی

جلد ۶ | ایڈیٹر — شیخ محمد یوسف (نومسلم) سابق سورن سنگھ ورڈوان | نمبر ۲۱

تازہ خبریں

خاکسار آئندہ ہفتہ تبلیغ کے لئے باہر جائیگا۔ اگر ایسا ہوا۔ تو شاید اگلا پرچہ وقت پر نہ نکل سکے تاہم ہر طرح سعی کوشش کیجائیگی۔ اگر وقت پر شائع نہ ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ پرچہ میں کسر نکالدی جائیگی احباب دعا فرماویں کہ مولا کریم تفوق و نصرت سے خاکسار کو واپس لاوے۔ آج تبلیغ سے بڑھکر اور کوئی احسن کام نہیں ہے۔

(۲) خاکسار قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ میں مصروف ہے احباب دعا فرماویں کہ مولی کریم اسکے چھپنے کی کوئی راہ پیدا کردے آج جسقدر قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی ضرورت ہے اسکی اتنی چھپی بات نہیں ہے۔

(۳) الحمد للہ کہ حضرت خلیفہ ثانی کی طبیعت اچھی ہے آپ قوم کی بہتری اور بہبودی کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں

(۴) قادیان کے گرد و نواح میں کٹائی فصل ختم ہے کسان کہتے ہیں کہ ایکی دفعہ دانہ گندم نسبتاً ہلکا اور پتلا ہے پہلے جس مقدار سے ایک من غلہ نکلتا تھا اب ۳۰ سیر نکلتا ہے

(۵) قادیان میں آٹا گندم ۱۴ سیر کے قریب قند سیاہ ۱ سیر دال ماش ۶ سیر دال مونگ ۴ سیر قند سفید ۲½ سیر اگر کبھی آجائے تو برف ۴ سیر سبزی کا کوئی نرخ مقرر نہیں ہے گوشت بکرا ۵ سیر

آج سے چند سال پہلے قادیان کے تاجروں اور پیشہ ور لوگوں کی پوچھ تاچھ تھی یہ مسیح موعود کی برکت ہے کہ آج سوداگر ایک ایک کے چار چار اور پیشہ ور دو دو کے قبیلے کر رہے ہیں۔

(۶) پہلے خود قادیان اور اردگرد کے گاؤں میں طاعون کی شکایت تھی مگر جب سے تیز گرمی پڑنی شروع ہوئی ہے شکایت نسبتاً کم ہے۔

لنڈن ۱۴ ہفتہ کے روز ہمارے بیڑے نے باسفورس کے قلعوں پر نہایت موثر گولہ باری کی جسنے ایک کوئلہ کا جہاز اور دو ٹیلر جہاز تباہ کئے اور قلعہ آہمس میں آگ لگا دی۔ جس سے ایک بہت بڑا دھماکا ہوا۔

جنرل بوتھا کی فوج نے دیکم جنگوی پر جو ونڈ ہوک کے شمال مغرب میں ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ایک شب گزشتہ کو قبضہ کر لیا۔ ۳۰ جرمن جن میں ایک افسر بھی ہے گرفتار کئے گئے یونین افواج کے تین آدمی ہلاک اور دو مجروح ہوئے

انگلستان سے شملہ میں حسب ذیل خبر پہنچی ہے کہ ارفنگ پوسٹ پیٹرو گریڈ کا ایک نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اگرچہ روسی لائن ایک ہزار میل تک پھیلی ہوئی ہے لیکن دشمن کی لائن اس سے بھی زیادہ طویل ہے روس کے خلاف جرمنی کے دونوں محاذ وقت اور فاصلے کے لحاظ سے ایک دوسرے سے اسقدر علیحدہ ہیں کہ جتنی انکی فرانس اور بلجیم میں متعین فوج اور روس کے خلاف افواج ہیں۔

لنڈن ۱۴ مئی فیلڈ مارشل فرنچ نے مورکہ نیو شیپل کے بعد گورکھا فوج کا معائنہ کیا اور اپنی تقریر میں کہا کہ حال کی لڑائی میں جو تمغے بہادری دکھائی ہے ہیں اسپر تمہیں مبارکباد دینے آیا ہوں تمنے دوسرے ڈویژنز کو فتح کیا جہاں سے کہ آخر یہ سب جگہ سے کے چلے جانے کے لئے تمہیں حکم دیا تھا۔

لنڈن ۱۴ مئی جرمنوں کے زہریلی گیسیں استعمال کرنے کے متعلق فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ گیسیں خندقوں کے نیچے لگائی ہوئی نالیوں میں سے نکلتی ہیں نیز خاص طور پر تیار کئے ہوئے لوگوں میں سے بھی یہ گیسیں پیدا ہوتی ہیں حملہ آور جرمن افواج کے پاس خاص طور پر تیار کئے ہوئے سانس لینے کے آلات تھے۔ اس سے ثابت ہے اس طریق جنگ کے متعلق بہت دیر سے اور باقاعدہ تیاری ہو رہی تھی۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ اٹلی کا فوجی ایلچی مقیم پیٹروگریڈ کو حال میں اختیار دیا گیا ہے کہ وہ روسی فرنٹ کی طرف جائے۔

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں بہتمام حافظ مظفر الدین چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے دفتر نور قادیان سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY

اخبار نور قادیان

مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۱۵ء

باوا نانک رحمۃ اللہ کے اسلام کے متعلق نئے اثبات کا انکشاف

ہم پچھلے نمبر میں اس امر کو نہایت عمدگی سے آشکارا کر چکے ہیں کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں اسلام کی کیسی عزت تھی اور آپ کس طرح اسلام پر گرویدہ ہوئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آپکا دل کس طرح عزت و عظمت سے بھرپور تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں برہما۔ وشن۔ مہیش ان سب کی طاقتیں جمع تھیں

ہندوؤں کے نزدیک تمام دیوتاؤں سے بڑا دیوتا برہما ہے ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ اسوقت زمین پر کچھ نہ تھا۔ مگر برہما تمام دنیا سے پہلے پیدا ہوا۔ چاروں ویدوں کا گیان سب سے پہلے برہما پر اترا۔ تمام پران اور شاستر اس امر پر متفق علیہ ہیں کہ سرشٹی میں سب سے اول برہما کا ظہور ہوا۔ برہما تمام دیوتاؤں کا مہادیوتا تمام رشیوں کا مہارشی تمام سوامیوں کا مہاسوامی تمام گیانیوں کا مہاگیانی تھا اسکے چار منہ تھے۔ ایک سے رگ دوسری سے یجر تیسری سے سام چوتھے سے اتھروید کا ظہور ہوا اور اسی نے رشیوں کو وید و ونکا گیان دیا۔ گویا ہندوؤں کے نزدیک مخلوقات میں سب سے بلند درجہ برہما کا ہے اور حضرت باوا نانک صاحب فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم برہما کے روپ تھے۔ چنانچہ جنم ساکھی بہائی بالا شلوک صفحہ ۲۰۶ سطر ۲۳ میں لکھا ہے۔

اول خود خدا سی قدرت نور کہائے
برہما۔ وشن مہیش تین پہر قدرت لئے بنائے
راجس۔ ستھاسک تامسی ایہا گن اتکیں
تینوں مل غلیظ ہوئے تانتے بھی زمین

اول آدم مہیش ہوئے دوجا برہما ہوئے
تیجا آدم مہادیو محمدؐ کہے سب کوئے

اسجگہ حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ برہما۔ وشن مہیش اور مہادیو جو ہندو صاحبان کے نہایت مہاگرو اور نہایت عظیم الشان انسان ہوگذرے ہیں۔ حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں ان تمام مہاپرشوں مہاتماؤں مہاگیانیوں کے صفات جمع تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع صفات کاملہ تھے۔

اس سے آپ اندازہ کریں کہ حضرت باوا صاحب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ روحی پکیسا عقیدہ اور زبردست وشواس تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ نہ صرف بنی اسرائیل کے انبیاء کی کل صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع تھیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کل دنیا کے مہاپرشوں مہارشیوں اور مہاگیانیوں کے صفات اپنے اندر لئے ہوئے تھے

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند۔ تو تنہا داری

حضرت باوا صاحب کی اصطلاح میں کافر کون ہے

حضرت باوا صاحب جنم ساکھی بہائی بالا صفحہ ۲۱۰ سطر ۱۳ میں فرماتے ہیں۔

پرستش کرے آفتاب دی ولی جانے ایہ خدائے
ایہ بھی اپنے مذہب وچہ ہوئے اد گمراہے
... ہوئے بت پرست جانت بت خدائے
تس کر کافر اکھیں ہوئے رہے گمرائے

اب اسپر ہم اپنا حاشیہ کچھ نہیں چڑھانا چاہتے۔ حتی کہ ترجمہ بھی نہیں کرتے ناظرین خود سمجھ لیں کہ حضرت باوا صاحب کا عقیدہ بت پرستی کے متعلق کیا تھا؟

اپنے وقت میں فرید سب سے بڑا بھگت تھا

پھر جنم ساکھی صفحہ ۲۱۲ میں حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں کہ باوا فرید اپنے وقت کا سب سے بڑا خدا کا بھگت تھا۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ حضرت باوا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عقیدت اور ارادت حاصل تھی۔ حضرت باوا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے وقت میں سب سے بڑا بھگت ہونا اس سے آپ اندازہ لگالیں۔ کہ باوا فرید جس خدا کے بھگت کا نام لیوا تھا۔ اسکی شان کسقدر بلند اور وسیع ہوگی۔

سید پور گاؤں میں حضرت باوا صاحب کا نماز پڑھنا

پھر جنم ساکھی بہائی بالا صفحہ ۶۷ میں یہ لکھا ہے۔ کہ

باوا صاحب نواب کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں گئے۔ اب دیکھو کہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جانا یہ کن لوگوں کا کام ہے مگر بعض لوگوں نے اس واقعہ کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے یہ بھی لکھدیا ہے کہ پہلے تو باوا صاحب نماز پڑھنے نواب صاحب کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور قاضی امام بنا۔ پھر باوا صاحب نماز کی نیت توڑ کر الگ کھڑے ہوگئے تو قاضی اور نواب صاحب نے بعد میں دریافت کیا کہ آپنے نیت نماز کیوں توڑی تو لکھا ہے کہ باوا صاحب نے یہ کہا کہ میں نماز کس کے پیچھے پڑھتا۔ قاضی صاحب کا دھیان تو گھر میں تھا کہ جو گھوڑی نے بچہ دیا ہے وہ کہیں صحن کے کوئیں میں نہ پڑ جائے۔ یہ قصہ صرف حضرت باوا صاحب کے نماز پڑھنے کے چھپانے کے لئے وضع کیا گیا ہے مگر اس سے بھی ہمارے دوستوں کا مطلب سدھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان دوستوں کے کہنے کے مطابق بھی حضرت باوا صاحب کو نماز سے انکار نہ تھا۔ اگر انکار تھا تو ان لوگوں پر جو نماز کے وقت عدم حضور تھے اور جن کا خیال خدا کی ذات میں نہ تھا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت باوا صاحب نماز کے دل و جان سے گرویدہ تھے اور چاہتے تھے کہ نماز میں سوائے خدا کی ذات کے اور کسی طرف خیال نہ ہونا چاہیئے حضوری قلب کا ہونا ضروری ہے اور حضرت باوا صاحب نے نماز کی تعریف میں بہت سے شلوک اور اقوال تحریر فرمائے ہیں۔ مثلاً تاریخ گورو خالصہ حصہ اول صفحہ ۵۵ پر یہ باوا صاحب کا شلوک درج ہے

جمع کرنا مدی پنج نماز گزار
باجھوں نام خدا سیدے ہوسیں بہت خوار

یعنی خدا کے نام کا توشہ جمع کر۔ پانچوں وقت کی باقاعدہ نمازوں کی ادائیگی سے بدوں اسکے خواری ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگالیں کہ حضرت باوا صاحب کے دل میں نمازوں کی کیسی قدر و عظمت تھی۔

باوا صاحب کی حج کعبہ کے لئے ازحد تڑپ اور باوا صاحب کے نزدیک کن لوگوں کا حج قبول ہوتا ہے

حج نیکبخت سونوں کا ایک شعار ہے اور اگر اللہ تعالےٰ کسی کو توفیق دے

تو اسپر حج فرض ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا حج کے متعلق کیا خیال تھا اور حج کعبہ کے لئے آپکے دل میں کسقدر عظمت اور قدر تھی۔ جب باوا صاحب حج کے لئے روانہ ہوئے تو آپکا ساتھ ایسے گروہ سے ہوا۔ جنمیں بعض آدمی راستہ میں ہنسی اور تمسخر کرتے جاتے تھے سو ایسے ساتھیوں کا ساتھ مردانے سے ترک کرنیکی ہدایت کرکے مردانہ کو حسب ذیل

الفاظ میں نصیحت فرماتے ہیں۔ جنم ساکھی کلاں صفحہ ۱۳۰ سطر ۱۴ میں فرماتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

"مردانیاں اینہاں حاجیاں نائیں جاندے جے ساڈے نصیب وچہ حج کھہ دا ہے تاں اسیں بھی جاں گے مردانیاں ایہ راہ ایسی ہے جے مہر محبت خدمت کردیاں جائیے تاں فیض پائیدا ہے۔ لائے جے ہا سا مسکری کردیاں جائیے تاں حاجی نہیں ہوندا۔"

اس سے آپ اندازہ لگالیں کہ حضرت باوا صاحب کے دل میں حج کی کیسی زبردست خواہش تھی۔ اور دوم حج کے لئے آپ کے دل میں کیسی عزت اور عظمت تھی حضرت باوا صاحب کا یہ کہنا کہ حج کعبہ۔ کا ماستہ ہنسی اور تمسخر کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ ایسا راستہ ہے جسمیں مہر اور محبت اور خیرات اور خشیت اللہ کے ساتھ جانا چاہیئے تاکہ خداوند حج قبول فرماوے۔

کیا کبھی ہرعقار کی یاترا لگن ناتھ کے درشنوں کے لیئے بھی حضرت باوا صاحب کے دل میں ایسی لگن اور اخلاص پیدا ہوا جا شاد کلا۔ پھر آپ ہی فرماویں کہ ہم ایسے خدا کے پیارے کو مہندو کہیں یا مسلمان۔

حضرت باوا صاحب اور روز قیامت پر ایمان

قیامت پر ایمان لانا مسلمانوں کا مسلمہ عقیدہ ہے ہندو دوست قیامت سے انکار کرتے ہیں اور تناسخ کو ماننے والا ایک طرفۃ العین کے لئے بھی قیامت کا خیال اپنے دل میں نہیں لاسکتے۔ کیونکہ قیامت اور تناسخ دو ضدیں ہیں۔ قیامت کے ایمان لانے کے متعلق جس قدر تاکید اکید قرآن شریف میں پائی جاتی ہے۔ شاید ہی کسی دوسری مذہبی کتاب میں اسکی نظیر ملتی ہو۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ قیامت کے متعلق کیا ہے؟ سو مسلمانوں کے اس ضروری اور لازمی عقیدہ کے متعلق حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ جنم ساکھی کلاں صفحہ ۱۵۲ سطر ۱۹ پر فرماتے ہیں:۔

چھڈو سبھے نعامتاں قیامت نوں کرباد
جیسا اوڈسی روں جیوں جے پلیا کٹھے سواد
کھادا پیتا نکل جیوں تل گھانی تیل
ہوں کس کھاوے بہو گنے سنگ کسینگے سل
اوتھاں کوئی ناں جیوندیاں مار مار
دنیاں کھوٹی راسڑی منوں چنت وسار
سکھاں نوں دھوندیاں دکھڑے پیڈ پئے

دو کہے دکھ وہانڈیاں سکھڑے سن گئے

مطلب ۔ حضرت باوا نانک صاحب فرماتے ہیں۔ تمام دنیا کی خواہشات اور محبتیں جو دنیا کی طرف انسان کو مائل رکھتی ہیں کو ترک کر کے قیامت کو یاد کرو آہ! وہ قیامت کا وقت نہایت نازک وقت ہے قیامت کو ہر وقت یاد رکھو تو تمہارا دل کبھی بدی کی طرف نہیں جائے گا۔ قیامت کے دن گنہگاروں کے جسم کی بوٹیاں اس طرح اڑیں گی جسطرح دھنا روئی کو دھنتا ہے گنہگاروں کا کمایا ہوا مال اور ان کا کھایا ہوا اناج اس طرح انکے جسم سے نکالینگے جسطرح کولہو کے ذریعہ تلوں کا تیل نکالا ہے۔

اور جو اچھے اچھے بھوجن اور کھانے ناجائز ذریعہ اور بدمحبت سے کھائے وہ کل کے کل اسکے لئے دکھوں کا ذریعہ ہونگے آہ! آرام کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے دکھ لکھ پیئے پڑ گیا۔ اور دکھوں میں اسقدر ترقی ہوئی کہ سکھاں آرام جاتا رہا۔ حقیقی سکھ تو مولیٰ کریم کے بتلائے ہوئے صراط مستقیم پر قدم زن ہونے سے ہی ملتا ہے قیامت کو ہر وقت یاد رکھو تاکہ تم صراط مستقیم سے اِدھر اُدھر نہ سرکنے پاؤ۔

اسجگہ حضرت باوا صاحب نے قیامت پر ایمان لانے کی کیسی زبردست تاکید فرمائی ہے اور پھر قیامت کا کیسا دردانگیز نقشہ لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے کیا کوئی تناسخ کا قائل بھی قیامت کا قائل ہوسکتا ہے۔ حاشا وکلا۔ پس اسی سے سمجھ لو کہ حضرت باوا صاحب کا عقیدہ کیا تھا؟

پیر جلال الدین اور حضرت باوا صاحب کی السلام علیکم ہوئی

جنم ساکھی بھائی بالا کے صفحہ ۵۵۴ پر پیر جلال الدین کی ساکھی یا حال ہے اسمیں پیر جلال الدین صاحب کی بڑی تعریف کی گئی ہے۔ بھائی بالا تلاتا اور لہنوں کے دوسرے گورو شری گورو انگد جی مہاراج اس حال کو قلمبند کرتے ہیں کہ پیر جلال الدین صاحب نے باوا نانک کو دیکھکر کہا

"السلام علیکم یا درویش تو باوا نانک نے جواب میں کہا وعلیکم السلام پیر جلال الدین قریشی۔ تاں سری گورو جی نال دست پنجہ (مصافحہ) کیکر بیٹھ گئے" جنم ساکھی کلاں صفحہ ۲۵۵ سطر ۲۲۔

اب اسجگہ دیکھو کہ پیر جلال الدین صاحب نے باوا نانک کو دیکھکر کہو السلام علیکم یا درویش یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ کبھی مسلمان نے ہندو کو السلام علیکم نہیں کہا ہوگا ہندو اور مسلمان کی صورت ہی ایسی نہیں رہتی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت باوا صاحب نہ صرف باطن سے ہی مسلمان تھے بلکہ اپنا ظاہری رہن سہن بھی ایسا رکھا ہوا تھا کہ ہر ایک انسان بادی النظر میں ہی معلوم کرجاتا تھا کہ یہ کوئی خدا کا پیارا حاجی درویش ہے۔ کبھی تو پیر جلال الدین صاحب نے باوا صاحب کو دیکھکر یہ کہا کہ السلام علیکم یا درویش آجتک ہمنے کبھی نہیں سنا کہ کسی مسلمان نے ہندو کو السلام علیکم کہا ہو اور پھر حضرت باوا صاحب ہی یہ نہیں کہ السلام علیکم سن کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بڑی خوشی اور انند اور بشاشت اور راحت کے ساتھ یہ جواب دیتے ہیں "وعلیکم السلام یا پیر جلال الدین قریشی"

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت باوا صاحب کے دل میں السلام علیکم کی کسقدر عظمت اور قدر تھی۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت باوا صاحب اس سے پہلے پیر جلال الدین قریشی سے واقف تھے اور پیر جلال الدین باوا صاحب سے راہ رسم رکھتے تھے تبھی تو ایک نے دوسرے کا نام لیکر پکارا۔ اور السلام علیکم وعلیکم سلام کہا آپنے کبھی نہیں پڑھا ہوگا کہ کبھی حضرت باوا صاحب نے مہادیو یا برہما یا جگن ناتھ وغیرہ پر جاکر بتوں کو جے سیتا رام یا نمستے وغیرہ کہا ہو۔ اس سے اندازہ لگالو۔ کہ حضرت باوا صاحب کس عقیدہ کو پسند فرماتے تھے۔ السلام علیکم یا جے سیتا رام کو

پیر جلال الدین کی دعا سے جہاز غرق ہونیسے بچ رہا

اور جس پیر کا ذکر کیا گیا ہے جس کے ساتھ حضرت باوا صاحب کی السلام علیکم اور وعلیکم السلام ہوئی اس پیر کے مستجاب الدعوات ہونیکے متعلق حضرت گورو انگد رحمۃ اللہ علیہ جنم ساکھی کلاں میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"یاں پیر جلال الدین سمندر دے کنڈے اوپر آیا تاں اک جہاز ڈبن لگا۔ تا پیر جلال الدین نے خدا کے حضور دعا کی تا پھر او جہاز ڈبانا ہیں جنم ساکھی کلاں صفحہ ۵۶۴ سطر ۸

اب اس سے اندازہ لگالیں کہ حضرت باوا صاحب کی ایسے مقرب بارگاہ ایزدی سے رفاقت کیا ظاہر کرتی ہے تمام جنم ساکھی تمام گرنتھ صاحب سے ہمیں کہیں یہ دکھلایا جائے کہ کسی جگہ کسی پنڈت نے بھی اپنی پراتہنا کے ذریعہ ایک ڈوبتی کشتی کو بھی بچالیا اور اسکا تذکرہ گرنتھ یا جنم ساکھی میں موجود ہو جیسا کہ پیر جلال الدین صاحب کی دعا سے ڈوبتے جہاز کا بال بال بچنا اور پیر جلال الدین کا حضرت باوا نانک کو السلام علیکم کہنا اور پیر جلال الدین کا حضرت باوا نانک کو وعلیکم السلام کہنا ثابت ہو

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ۔ نکات۔ رائیں

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کے سوال کو بھول گئے۔ صرف دو دو خریدار

آریہ سماج کی مسلمہ کتابوں کے نزدیک نباتات اور حیوانات میں یکساں روح ہے

(اتھروید ۶-۲۲-۱ میں لکھا ہے کہ درختوں میں روح ہے رسانکھ درشن ۵-۱-۲۱ میں لکھا ہے کہ نباتات میں روح ہے سانکھ ۵ و ۳ کہتا ہے کہ اوم جیو پانچ اقسام کے ہیں پشو۔ مرگ۔ پرند اور سانپ اور سبزیات گرڑ پران میں لکھا ہے کہ دھنوتری کی لہر واج اس قادر قہار کے حکم سے دنیا میں سبزیاں بنتے ہیں۔ گرڑ پران ۵-۳۶۔ منوسمرتی ۱۲-۵۸ یاگ ولک سمرتی ۳-۹۰-۲ میں لکھا ہے کہ بُرے اعمال کی وجہ سے ارواح سبزیات بنجاتی ہیں مہابھارت ۷ سبھا پ ۴۸-۲۸۔ ادھیائے میں لکھا ہے کہ جب درخت بیمار ہوتے ہیں تو خشک ہو جاتے ہیں کیونکہ بیلیں درختوں سے لپٹ جاتی ہیں اسلئے اس میں ادراک کا مادہ موجود ہے اور ادراک بدوں روح کے پیدا ہو نہیں سکتا

جب گوشت کھانے میں گناہ ہے تو پھر سبزی کھانے میں کیوں گناہ نہیں ہے

اب بات بالکل صاف اور واضح ہے ہماری بعض آریہ دوستوں کے نزدیک گوشت خوری اسلئے بری ہے کہ اس سے جیو ہتیا لازم آتی ہے۔ تو اب سوال یہ ہے کہ جب آریہ سماج کی مسلمہ کتابوں کے نزدیک حیوان اور نباتات میں یکساں روح ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ حیوان کا گوشت کھانے میں پاپ ہو۔ اور سبزی وغیرہ کھانے میں پاپ نہ ہے۔ اگر جیو ہتیا کا سوال ہے تو وہ گوشت خوری اور سبزی خوری دونوں طرح لازم آتا ہے کیا کوئی آریہ دوست اس عقدے کو حل کریگا؟

ہندوؤں کے تیز ہتھوں پر اسلام کا اثر

اسلام کو یہ فخر اور بجا فخر حاصل ہے کہ اس نے ایسے دھندوکارہ میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ جبکہ دنیا میں عناصر پرستی بت پرستی اور گوناگوں پرستیوں کا زور شور تھا۔ ہندوستان میں سب سے پہلے اسلام نے ہی ایک واحد لاشریک کا نعرہ بلند کیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ ہندوؤں کے بعض فرقہائی بھی توحید کی طرف جھکنے لگے اور اب تو ہندوستان میں توحید کی ایک ہوا چل رہی ہے اور ہر ایک متنفس میں یہ زبردست حس پیدا ہو رہی ہے کہ قابلِ پرستش صرف ایک ہی وہ ذات باری ہی ہے میلہ کمبھ جو حقیقی معنوں میں بت پرستی کا گہوارہ ہوتا تھا۔ اب کی دفعہ بقول آریہ گزٹ وہاں بھی بڑے بڑے سنت مہاتما یہی کہہ رہے تھے کہ ہردوار شدھ اور پوتر کرو جو اشنان سے نہیں بلکہ دھیان سے ہو سکتا ہے تب مکتی ہو سکتی ہے ورنہ نہیں یعنے دلی پاکیزگی اختیار کرو۔ جو غسل سے نہیں بلکہ خدا کی عبادت سے ہو سکتی ہے مسلمانو! جانتے ہو کہ ہندوؤں کے تیز تھوں میں یہ بیداری اور توحید کو ہوا کس نے پیدا کی؟ صرف صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کرنے والوں نے

مگر مسلمان اوروں کو جگا کر خود سو گئے

آہ مگر مسلمان اوروں کو جگا کر خود سو گئے وہ مسلمان جنھوں نے دنیا میں سب سے پہلے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ وہ اسلام جس نے سب سے اول دنیا کو عناصر پرستی بت پرستی سنتان پرستی غرضیکہ گوناگوں پرستیوں سے لوگوں کو نکالکر ایک توحید ایک لا الہ الا اللہ سے لگن لگوادی مگر آج کوئی آئے اور مسلمانوں کی قابلِ رحم حالت دیکھے اوروں کو گڑھوں اور غاروں سے بازو پکڑ کر نکالنے والے آج خود بے دست و پا ہو کر غاروں میں اوندھے منہ پڑے ہیں۔ وہ کونسی پرستی ہے جو مسلمانوں میں آج نہیں پائی جاتی اگر کوئی غافل اور سست آج دنیا میں یہ کہلانے کا مستحق ہے کہ وہ دوسروں کو جگا کر خود سو گیا تو بیشک آجکل کے مسلمانوں کا نمبر ان سب سے اول ہوگا مگر آخر ہم کب تک اس طرح اوندھے منہ پٹے رہ کر گبروں کو تماشا دکھلائینگے۔ اس تماشا کی بھی کوئی حد ہونی چاہئے

سناتن دھرمیوں نے منادی کے بعد ایک مسلمان کو ہندو بنایا

خدا کی شان ایک وقت وہ تھا جبکہ پرانے خیالات کے ہندو مسلمانوں کے سایہ سے بھاگتے تھے یا اب یہ وقت ہے کہ قدیمی ہندو منادی کے بعد مسلمانوں کو ہندو بنا رہے ہیں۔

چنانچہ آریہ گزٹ اس واقعہ کو بدیں الفاظ لکھتا ہے۔

"فتح پور سے خبر آئی ہے کہ چار اپریل کو صبح ہی شہر میں ڈھنڈورہ پٹوایا گیا۔ کہ آج چار بجے شام کو پنڈت ایا شنکر جی کے مکان پر ایک مسلمان ہندو بنایا جائیگا۔" آریہ پرش یہ سناتن دھرمی ڈھنڈورہ سن کر حیران رہ گئے۔ کیونکہ پنڈت ایا شنکر جی کٹر سناتن دھرمی اور وہاں کی سناتن دھرم سبھا کے بہت بڑے ممبر ہیں۔ خیر آریہ پرش بھی وقت مقررہ وہاں پہنچے اور دیکھا کہ سناتن دھرمی بھائی سچ مچ شدھی کی تیاری کر رہے ہیں۔ پورانک طریقہ سے گنیش سمھنا اور پنچگویہ وغیرہ سے ایک مسلمان کی شدھی کی گئی۔ شدھی ہونے کے بعد پنڈت اشنکر جی نے شدھی پر لیکچر دیا اور بتلایا کہ کھانے سے کسی کا دھرم نہیں بگڑ سکتا۔ سناتنیوں کی یہ تبدیلی اور دلیری قابل ستائش ہے۔

مسلمان اوروں کو راستہ بتلا کر خود بھول گئے

سب سے پہلے اسلام نے ہی اس فخر کا علم بلند کیا کہ انسان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں اگر کوئی بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر دائرہ اسلام میں داخل ہو۔ تو اس میں اور قدیمی مسلمانوں میں کچھ فرق نہیں۔ وہ باہمی بھائی بھائی ہیں۔ جو حقوق ایک قدیمی مسلمان کو حاصل ہیں وہی اور وہی حقوق ایک نومسلم کو حاصل ہیں۔ یہی بات تھی جو قوموں اور ملکوں کے ملکوں کو ہضم اور ہڑپ کرتی چلی گئی۔ مگر آہ! ہندوستان میں آکر ہندوؤں یا برہمنوں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی کرایہ کی شرافت حاصل کر لی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نورِ اسلام تو رفو چکر ہو گیا اور اسکی بجائے کرایہ کی شرافت کی چوکی پر بیٹھ کر بدرم سلطان بود کے آوازے کسنے لگے اور بھارت واسیوں کی طرح کسی کو اپنے برابر نہ سمجھنے لگے شکر کرایہ کی شرافت تو مل گئی خواہ نورِ اسلام رخصت ہی ہو گیا۔

وشنو برہمن بھی شدھی کے حق میں

ایک آریہ اخبار لکھتا ہے کہ جنوبی ہند سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے ویشنو براہمنوں نے اچھوتوں کے حق میں آواز بلند کر دی ہے اور انکو سکھشا دے رہے ہیں نیز انکی برابری کے حقوق کی وکالت کرتے ہیں اسی دوران میں یہ خبر خوشی سے سنی جاویگی کہ ان ویشنوی برہمنوں نے عملی طور پر اچھوتوں کو اٹھانے کے لئے اب کے ہندوؤں کے ایک بڑے میلہ میکوٹ پر پونر ہندو مندروں کے دروازے اچھوتوں کے لئے کھولدئے ہیں اور بتلایا جاتا ہے کہ تین ہزار اچھوت براہمنوں کے پہلو بہ پہلو چلتے ہوئے اور ان کے کھوئے سے کھوا ملاتے ہوئے مندروں میں داخل ہوئے۔ اس اتیجنا کا یہ پھل ہوا کہ یہ اچھوت ایک جگہ پر اکٹھے ہوئے اپنے لیڈروں کی زیر ہدایت سب نے پرن کیا۔ کہ ہم آئندہ شراب نہیں پینگے۔ صاف ستھرے رہینگے اور ایشور بھگتی کیا کرینگے اتنا بھاری پھل صرف ذرا سی کوشش سے ملگیا

کیا یہ دیکھکر بھی مسلمان نہیں جاگینگے

اسوقت کوئی بھی شخص اور کوئی بھی مذہب اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ جیسی زبردست قوت اسلام میں ہے اور کوئی مذہب اسکی برابری نہیں کر سکتا جیسی مساوات

اسلام میں ہی اور کوئی مذہب ایک طرفۃ العین کے لئے بھی یہ مساوات نو واردوں کو نہیں دے سکتا کیونکہ اسکے لئے ضرورت ہے اپنے مسلمہ کتب کی ہدایت کی اور بزرگان اسلاف کے نمونوں کی جس کے لئے دیگر مذاہب کی کتب اور بزرگان اسلاف کے نمونے قطعی خاموش ہیں۔ ہاں ایک اسلام ہی اور پیارا اسلام ہی ہے جو نو واردوں کو وہی حقوق دینے کے لئے تیار ہے۔ جو قدیم پیروؤں کو حاصل ہیں۔ آج ایک بھنگی سے مسلمان ہو۔ تو وہ بھی از روئے اصول اسی قطار میں کیا بلکہ سلطان ٹرکی یا بادشاہ کابل کے پہلو بہ پہلو نماز پڑھ سکتا ہے کوئی طاقت کوئی حکومت کوئی رعب اسے ہرگز ہرگز یہ کہنے کی مجال نہیں پاتا کہ تم بھنگی سے مسلمان ہوئے ہو۔ اس لئے پچھلی قطار میں چلے جاؤ اگرچہ بعض دشمن اسلام اس امر کی رٹ لگا رہے ہیں کہ ہم نومسلموں کو مساوات دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ قرآن جس نظر سے انکی اس خود غرضی کو دیکھ رہا ہے وہ کوئی مخفی بات نہیں ہے۔ اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ اسلام ہیومنٹی کا پھریرہ بلند کرتا ہے نیشنلٹی کا نہیں اسلام نے ترقی کی قوموں اور ملکوں کے ملکوں کو ہضم اور ہڑپ کیا۔ تو صرف وسعت قلبی اخوت برادرانہ اور مساوات خاکہ شنو جیسے برہمنوں کی طرح دور باش کی صدائیں بلند کر کے اب بھی اگر مسلمان ترقی کر سکتے ہیں اور اقوام غیر کو ہضم کر سکتے ہیں۔ تو صرف اسلام میں آنے والوں کو انسان سمجھ کر اور انہیں انسانی حقوق دیکر ہی اسلام میں بینظیر مساوات اور غضب کی قوت ہاضمہ ہے اور ہر ایک سچا مسلمان اس امر کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بیراگی سادھو نکا بانی مسلمان تھا

بیراگی سادھو میلہ کنبھ میں خاص طور پر لوگوں کی نظر پڑتے تھے۔ یہ سادھو اپنی دھن کے بہت پکے ہیں کیا مجال کہ ان کے خیالات کے برخلاف کوئی ان کے سامنے کچھ کہے اگر ان کے گزشتہ اتہاس پر نظر ڈالی جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ جتنے بیراگی سادھو ہیں۔ یہ سب شدھ کئے ہوئے ہیں۔ انکی منشا ردلی "سٹھ کوپ" نامی ایک ذات کے مسلمان سے بتلائی جاتی ہے۔ ان کے بعد ان کا اچاریہ "تجمنا چاریہ" ہوا ہے اسے اکثر یون آچاریہ بھی کہتے ہیں اور اسے مسلمان بتلاتے ہیں۔ پھر انہیں شدھ کر لیا گیا۔ اسکے بعد رامانج ہوا ہے جو برہمن تھا۔ رامانج نے ویدانت کے اوپر سری بھاشیہ رچا ہے۔ جو کہ ویدانت میں وسسٹادویت کو سدھ کرتا ہے۔ (آریہ گزٹ)

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کے سوال کو بھول گئے۔

بنارس کی ایک مسجد کو بربادی سے بچاؤ

ہماری حالت بھی عجیب ہے کہیں تو ہم مسجد کے لئے چپہ چپہ زمین کیواسطے خون بہانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور کہیں ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں کہ مسجدیں ویران اور برباد ہو رہی ہیں۔ مسجدیں پرانے کھنڈرات کی طرح پرندوں کا بسیرا ہو رہی ہیں مگر کیا مجال کہ ہمارے احساس ذرائض سے مس تو ہو جائیں ہمدرد کا ایک خریدار لکھتا ہے کہ میں ایک کام سے بنارس گیا تھا وہاں سے دریافت کیا کہ یہاں ایک مسلمان کے لئے قابل دید عمارات کیا ہیں؟ تو معلوم ہوا کہ دریا کے کنارے ایک مسجد دہریہ والی بڑی عالیشان واقعہ ہے جو اکبر نے تیار کرائی تھی۔ میں اسکو دیکھنے گیا تو معلوم ہوا کہ واقعی مسجد کی عمارت نہایت شاندار و قابل دید ہے۔ اور ابتک مضبوط ہے۔ مینار بہت بلند ہیں۔ جو صاحب باہر سے جاتے ہیں۔ وہ ان میناروں پر چڑھ کر دیکھتے ہیں کہ مسجد کی حالت صفائی کے لحاظ سے بہت ہی خراب ہے۔ میناروں پر چڑھنے کی ممانعت ہے مگر جو متولی مسجد میں رہتا ہے۔ وہ بطور خود کم از کم ایک پیسہ فی آدمی لے کر اوپر جانے کی اجازت دیتا ہے معلوم ہوا۔ کہ چار تک بھی پیسہ دیکر مینار دیکھنے چلے جاتے ہیں اور مسجد کے نصف صحن تک تمام لوگ جوتے پہنے چلے جاتے ہیں۔ مسجد کے تمام دالانوں میں کبوتروں کی بیٹھ قریب ایک ایک انچ کے چڑھی ہوئی ہے افسوس ہے کہ وہاں کے مسلمانوں میں اس بات کا خیال نہیں ہے کہ مسجد کی کیا حالت ہو رہی ہے۔ بنارس کی یہ مسجد علاوہ اپنی عمارت کی شان و شوکت کے ایک خاص تاریخی وقعت رکھتی ہے جس کی تفصیل یہاں چنداں ضروری نہیں۔ لیکن بنارس کے سب مسلمان اس سے لگاہ ہیں اور سخت حیرت و افسوس ہے کہ باوجود اسکے انہوں نے مسجد کو کیسی ناگوار حالت میں رکھ چھوڑا ہے کیا وہ نہیں سمجھتے کہ بنارس جیسے مقام میں اسلامی معالم کو اچھی حالت میں رکھنے کی ضرورت دیگر مقامات سے بھی بڑھی ہوئی ہے اور اس بارہ میں غفلت برکر وہ صرف اپنے آپکو عذاب الٰہی کا مورد بنا رہے ہیں امید ہے کہ بنارس کے اہل اسلام اب اپنے فرض کو اس مسجد کے متعلق محسوس کرینگے اور اسکو ایسی ناگوار حالت میں نہ رہنے دینگے۔

ٹمپرنس میگزین کی قدر افزائی

ہمکو یہ سنکر خوشی ہوئی ہے کہ آنریبل مسٹر گاڈے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے ٹمپرنس میگزین امرتسر کی سرپرستی ہی منظور نہیں فرمائی۔ بلکہ اسکے لٹریچر۔ طرز بیان انشا پردازی اور نفس مضمون کو اخلاقی۔ ادبی اور مفید عام سمجھ کر نہ صرف ایک معقول تعداد کی خریداری بھی منظور فرمائی ہے بلکہ جملہ ڈپٹی کمشنر صاحبان۔ ڈویژنل انسپکٹران مدارس اعلیٰ افسر کالج ہائے سرکاری و مدارس و منتظمان امدادی و غیر امدادی مصدقہ مدارس کے نام سرکلر نمبر ۶ (مسلسل ۹۴۸) مجریہ ۱۹ فروری ۱۹۱۵ء میں عام طور پر سفارش فرمائی ہے کہ رسالہ ٹمپرنس میگزین اردو پنجابی جو ماسٹر سنت سنگھ امرتسر سے ماہواری شائع کرتے ہیں اور جس کا سالانہ چندہ عہ ہے۔ طبقہ سکنڈری مدارس کے (درجہ مڈل و انٹرنس) ریڈنگ روم کے واسطے خریدا جائے۔ ہم ایڈیٹر صاحب ٹمپرنس میگزین کو مبارکباد دیتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

اڈیٹر امرت کی بدحواسی

ہم نے اپنے گزشتہ سے پیوستہ پرچہ میں یہ لکھا تھا کہ نیوگ کا مسئلہ آریہ سماج میں قریب قریب ناممکن العمل ثابت ہو رہا ہے کیونکہ مقدمہ پٹیالہ میں سکھ وکیل کے سوال پر آریہ دوست نیوگ کی کوئی عملی مثال پیش کرنے سے قاصر رہے بات سیدھی اور صاف تھی مگر نہ جانے کیا وجہ کہ امرت کا اڈیٹر آگ بھبوکہ ہو رہا ہے اور ہم سے درخواست کرتا ہے کہ پہلے ہم اسے یہ جتلائیں کہ مسلمانوں میں جو طلاق کی تعلیم ہے کیا اڈیٹر نور ہمیں بتلا سکتا ہے کہ کسقدر طلاق ہوتے ہیں اڈیٹر امرت کی اس درخواست کو منظور کرتا ہوا بخوشی یہ جتلانیکے لئے تیار ہوں کہ ایکسال دو سالوں میں کسقدر طلاق ہوئے بشرطیکہ اسکے مقابلہ میں اڈیٹر امرت عقیدہ نیوگ کے عمل کی تعداد بتلانے کا وعدہ کرے کیا میں امید رکھوں؟

نور کا کام اور دوستوں کی قدردانی

برادرم محمد اکبر خان صاحب ڈیرہ غازیخان سے لکھتے ہیں کہ غیر اقوام بالخصوص آریہ اور سکھوں میں جو تبلیغ کا جوش آپکو بخشا گیا ہے وہ شاید ہی کسی دوسرے میں ہو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی ساعی جمیلہ میں برکت ڈالے اور اسکے نیک نتائج کا جلد ظہور ہو قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کو ہاتھ میں لینا آپ کی تڑپ کو ظاہر کر رہا ہے اللہ تعالیٰ آپکو اس مقصد میں کامیاب و بامراد کرے آمین ثم آمین نور کی توسیع اشاعت کا بھی ہر وقت خیال رہتا ہے اور جہاں موقع ہوتا ہے اسکی خریداری کی تحریک کرتا ہوں چنانچہ ایک خریدار پیدا کر چکا ہوں انکے نام حسب ذیل پتہ پر وی پی کر دیں۔ انشاء اللہ کئی اور خریدار بھی مل جائیں گے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء

خط و کتابت میں نمبر خریداری ضرور دو ورنہ علم تعمیل معاف

ہندو صاحبان سنسکرت کی ترقی کیلئے کیسے بیچین ہیں

سوامی سرانرادی تتا جن کو علم سنسکرت میں ایک خاص دسترس حاصل ہے بنگلور سے وہ میسور محض اس غرض کے لئے گئے ہیں۔ کہ میسور گورنمنٹ سے مدرسہ سنسکرت کے لئے ایک عمدہ عمارت لیں۔

KHILAFAT LIBRARY

اس مدرسہ کے قائم کرنے سے انکا منشا یہ ہے کہ ہندوؤں کی وہ قدیم زبان جس نے کسی زمانہ میں ایک شاندار ترقی حاصل کی تھی اور ہندوستان میں کمال عروج کو پہنچی ہوئی تھی پھر اسی قسم کی معراج ترقی پر پہنچ سکے

میسور گورنمنٹ نے حال ہی میں مسٹر کارپور سربنار سوار او چیف انجینئر کو اس امر کا حکم دے دیا ہے کہ عمارت کا نقشہ مرتب کیا جائے۔

سوامی سری انرادی جب میسور پہنچے تو انکا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ گورنمنٹ میسور کی طرف سے گارڈ آف آنر نے انکی سلامی اتاری

سوامی سری انرادی کا خیال ہے کہ یہ تحریک قوم اور حکومت کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اور جو نونہال اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کر کے بہرہ مند ہونگے وہ اپنے ملک اور قوم کی خوب ترقی کر سکیں گے اور علم سنسکرت کی تحریک اچھی طرح پھیلا سکتے ہیں۔ سوامی عنقریب ہی بنگلور وارد ہونگے۔ اور اس عمارت کا پتھر اپنے ہاتھوں سے رکھینگے

مسلمان عربی تعلیم سے بے فکر ہیں

ہندوؤں کے بے شمار قومی مذہبی مدارس عرض وطول ہندوستان میں اسوقت موجود ہیں سنسکرت زبان جو مردہ ہو چکی ہے اور دنیا بھر میں کہیں بھی بولی نہیں جاتی۔ ہندو اسکو بھی زندہ کر رہے ہیں اور اسکے لئے بھی جا بجا نئی نئی درسگاہیں قائم کرتے جاتے ہیں۔ اس فروغ پذیر تجویز میں ہمارے ہندو بھائی ایک حد تک کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔ میسور گورنمنٹ نے علاوہ ایک خاص عطیہ کے ایک عالیشان عمارت کی تعمیر کا حکم بھی دے دیا ہے۔

اسوقت خدا کے فضل سے مسلمانوں کی بھی متعدد مذہبی درسگاہیں موجود ہیں جن میں سے ایک تو علیگڈھ کالج ہے اور دوسرا اسلامیہ کالج لاہور۔ یہ دونوں کالج محض اسلئے قائم کئے گئے تھے کہ ان میں مذہبی تعلیم بھی نہایت اعلیٰ ہوگی اور اسی تعلیم کے ذریعہ سے قوم اور ملک کو فائدہ پہنچا سکینگے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس مدت میں جب سے یہ قائم ہوئے ہیں شاید ہی کوئی ایسا طالبعلم ہوگا جس کو مذہبی تعلیم میں پوری دسترس ہوگی۔

کیسے حیرت و افسوس کا مقام ہے کہ وہ زبان جس کو قرآن مقدس سے تعلق ہے ہم اس سے بالکل بے بہرہ ہیں مسلمانوں میں اتنی بھی توفیق نہیں کہ ان کالجوں میں عربیت کو کسی اچھے پیمانہ پر لا سکتے

قاہرہ اور حیدر آباد میں باہمی رشتۂ اخوت

انگلو انڈین ٹائمز انڈیا کا قاہری نامہ نگار اس انوکھی خبر کا ذمہ دار ہے کہ سلطان حسین کمال والئے مصر کے ایک صاحبزادہ شہزادہ یوسف کمال بعزم شکار روانہ ہندوستان ہوئے ہیں۔ لیکن اس سفر سے انکا حقیقی مقصد یہ ہے کہ حیدر آباد جائیں جہاں مصر اور حیدر آباد کے شاہی خاندانوں میں عنقریب ازدواج کا تعلق قائم ہو جائیگا۔ اس پر نامہ نگار مذکور یہ رائے دیتا ہے کہ برطانوی سلطنت اور سچے اسلام کے لئے اس سے بڑھکر کوئی نیک اور مبارک شگون نہیں ہو سکتا۔ تجویز کے دلفریب ہونیمیں شک نہیں اگر شہزادہ یوسف کمال کو دکن کے جوان سال تاجدار اعلیحضرت میر عثمان علیخان کے نسبتی ہونے کا شرف حاصل ہو جائے۔ تو سیاست کھا پنی مشاطہ گری پر بہتیرا ناز ہوگا۔

دوست کیا کہتے ہیں؟

برادرم محمد صدیق صاحب میرٹھ سے لکھتے ہیں کہ آریہ دھرم کا پول جو حضور کی جدید تصنیف ہے۔ آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کرنے کی غرض سے ایک روپیہ کے چاہتا ہوں امید ہے کہ جناب جلد روانہ فرما کر مشکوری کا موقعہ بخشینگے۔ اللہ آپکی سعی جمیلہ کا نیک ثمرہ آپ کو عطا فرماوے آپ واقعی وہ کام کر رہے ہیں جو ایک جماعت سے بھی ہونا مشکل تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی اسکا بدلہ آپکو عطا فرمائیگا۔

سکھ دوست کیا کہتے ہیں؟

سردار موہن سنگھ صاحب اڈیٹر دوکھ نوارن پتر آریہ دھرم کے پول کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ اڈیٹر مذکور کا اس نام کا لیکچر جس میں آریہ سماج کی مذہبی کتابوں سے اثبات دے دے کر آریہ سماج کی پوشیدہ باتوں کا اظہار نہایت ہی دلچسپی اور عمدگی سے کیا گیا ہے جس کے پڑھنے اور سننے سے کٹر سے کٹر آریہ بھی ایکدفعہ ششدر اور حیران رہ جاتا ہے اردو دان دوستوں کو یہ ٹریکٹ ضرور ہی پڑھنا چاہیئے قیمت صرف ۱۰ر اور یکصد کے پانچ روپیہ ملنے کا پتہ اڈیٹر نور قادیان ضلع گورداسپور۔ اسی طرح اڈیٹر صاحب خالصہ سماچار اپنے ۲۲ر اپریل کے پرچہ میں ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس ٹریکٹ کا مضمون نہایت ہی زبردست ہے۔

خدا حسد سے بچاوے

بعض دوستوں کو جنہیں بے چارے اڈیٹر نور کے ساتھ خدا واسطہ کی محبت ہے۔ اور کوئی موقعہ بیچارے اڈیٹر نور کو مجروح کرنے کے لئے ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ انہیں خاکسار کی یہ کامیابی ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ اور وہ دل ہی دل میں حسد و بغض کی جلن میں آتش سوزاں ہو رہے ہیں اگر میں آریوں اور سکھوں میں تبلیغ کو اشاعت اسلام کا اعلیٰ مقصد سمجھتا تو کچھ تعجب نہ تھا۔ کہ میں اپنے دوستوں کو جلن حسد کی آتش سوزاں سے بچانے کے لئے اس کام سے دست بردار ہو جاتا مگر کیا کیا جاوے کہ میں اس کام کو اشاعت اسلام کا ایک اعلیٰ جزو سمجھتا ہوں۔ لہذا میں اپنے ایسے دوستوں کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

توانم اینکہ نیازارم اندرونِ کسے
حسود را چہ کنم کوز خود برنج درست

ریویو

ترتنارن سے ایک ماہواری رسالہ دوکھ نوارن نامی زیر ایڈیٹری سردار موہن سنگھ صاحب میونسپل کمشنر ترتنارن ماہواری شائع ہوتا ہے رسالہ کمال محنت سے ایڈٹ کیا جاتا ہے اسوقت اپریل گا پرچہ ہمارے سامنے ہے جسمیں جنگ یورپ۔ آریوں کی صفائی۔ ترتنارن کی بہلائی۔ راج بھگتی دیا کھیان کرم یوگ وغیرہ مضامین کو نہایت ہی محنت اور لیاقت سے لکھا گیا ہے رسالہ قابل قدر ہے۔ سالانہ قیمت صرف عہ ملنے کا پتہ۔ اڈیٹر صاحب دوکھ نوارن ترتنارن

لاہور میں ایک سادھو مہاتما کا جلوہ

آریہ مسافر لکھتا ہے کہ کچھ دنوں سے ایک سادھو یا گیانک لاہور میں آئے ہوئے ہیں۔ ایک یگ بھی کر چکا ہے۔ اب شاید بھگت الیشر داس جی ایم اے جیسے آریہ سماجی اس سے سوم یگیہ کرانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ مگر ہم آریہ بھائیوں کو خبردار کر دینا چاہتے ہیں کہ ہنا دیکھے بھالے سوم یگ کا نام سن کر ہی اس شخص کے پیچھے نہ چلنے لگ پڑیں۔ پرائیویٹ بات چیت سے یہ شخص ہمیں بام مارگی معلوم ہوتا ہے۔ ابھی تھوڑے دن کی بات ہے

کہ ہمارے ایک شاستری مترجم گیتک مہاشہ سے ملنے گئے اور جیوں
ہی بات چیت چلی تو پتہ لگا کہ وہ سوم یگیہ میں ایک زندہ بچے
کا منہ اور ٹانگیں باندھ کر اسے مکھن میں ملنا اور اسکی آہوتی دینا
ضروری خیال کرتے ہیں اسی پر کار وہ بیچر ویدکے ۲۲ ویں ادھیائے
کے ۱۹ ویں منتر گنا تاک تو اگن پتی گو انگ ہوا مے پریانگ تو
اپہ پتی گو انگ ہوا مے وغیرہ کا وہی ارتھ ٹھیک سمجھتے ہیں جو کہ
مہیدھر نے کیا ہے کہ یگیہ کی استری گھوڑے کے ساتھ سوئے
اور اسکا فائدہ یہ بتاتے ہیں کہ یگ کا گھوڑا جب ساری دنیا
میں پھرتا ہے تو اسکے اندر ویش دیشانتروں میں پھرنے سے
کئی پرکار کی بجلی جیسی طاقتیں سما جاتی ہیں پس جب وہ استری
میں گربھ ستھاپن کرتا ہے تو اس سے وہ ساری شکتیاں اس
گربھ سے پیدا ہونے والے بچے میں پرویش کر جاتی ہیں (آپ ہی)

اہل عرب کے علوم وفنون کے متعلق ایک آریہ کی گواہی

عرب جاتی کے دوران ہندستان ہندو دھرم۔ ہندو جاتیوں
اور ہندو گرنتھوں پر بھی کئی پستکیں لکھے گئے ہیں پستکیں ہی نہیں
بلکہ بہت سے سنسکرت گرنتھوں کا اپنی ماتری بھاشا عربی میں
ترجمہ بھی کر گئے ہیں جہاں پر سے مینے ایک لیکھ کچھ برس پہلے
ناگری پرچارنی سبھا کی پترکا میں چھپوایا تھا۔ اب یہ دوسرا لیکھ
عربی گرنتھوں میں ہندو نام سے لکھتا ہوں۔ ہندو دُرکا ذکر تو
کئی عربی گرنتھوں میں ہے مگر یہ طبقات العمم نامی پستک کے
ادھار پر ہے۔ طبقات العمم کے معنے منش جاتی کا حال ہے
یہ گرنتھ عندلش دیش کے ایک بڑے فاضل کا بنایا ہوا ہے
جس کا نام سعد تھا۔ وہ بہت ودوان ہونے سے علامہ کہلاتا
تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یورپ صرف اسلام کے علوم و
فنون کا ہی خوشہ چین ہے مگر افسوس کہ مسلمان اور دنکو
جگا کر خود سو گئے اب اگر کوئی عصر قدیم کی روح آکر عصر
موجودہ کے مسلمانوں کی حالت زار کو دیکھے تو یقیناً اسے
پہلے زمانہ کے مقابلہ میں یہ مرگھٹ معلوم ہوگا۔ اللہ رحم
فرماوے۔

KHILAFAT LIBRARY

یورپ میں بھگوان کرشن کا اوتار

آریہ مسافر کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ
گیتا میں بھگوان کرشن کہتے
ہیں۔

یدا یدا ہی دھرمسیہ گلانر بھوتی بھارت
ابھیتھانم دھرمسیہ تدا تمانگ سرجا میم
پری ترانائے سادھونان وناشائے چ دشکرتام

دھرم سنستھا پنارتھائے سنبھوامی یگے یگے

یعنی کرشن بھگوان کا یہ کتھن ستیہ ہے تو یورپ میں بندہوں
صدی بھگوان کو اپنے اس قول کو پورا کر دکھلانے کا بہت
موزون موقعہ تھا۔ اس سمے یورپ میں دشٹوں کے دلن اور
نیک انسانوں کی رکھشا کے لئے تہا یورپ پر دھرم کی آڑ
میں اتیاچار کرنے والے دھورتوں کے پنجے سے لوگوں کو چھڑانے
کے لئے بھگوان کے ایک انش نے ایک مہاآتما کے روپ
میں اوتار لیا۔ یہ مہاتما لوتھر تھے جنکی سوانحعمری آج ہم پاٹھکوں
کی بھینٹ کرتے ہیں۔

اگر آریہ مسافر کے ایڈیٹر کا یہ خیال صحیح ہے کہ لوتھر بھگوان
کرشن کا اوتار تھا۔ تو گوتم بدھ کے متعلق جو مہاتما لوتھر کا عقیدہ
تھا اسکے متعلق اڈیٹر آریہ مسافر کی کیا رائے ہے۔

مسیح لوگوں کی سرفروشی اور ایثار نفسی

عیسائی مذہب کی اشاعت کی خاطر
دنیا کے ایسے ایسے حصوں میں پہنچے ہیں
کہ جہاں انکی جان تک جانیکا خطرہ تھا
عیسائی مشنریوں کو جس وقت وہ چینی ترکستان میں پہنچے سخت
وقت پیش آئی لوگوں نے انکے جائے قیام تک کو کئی دفعہ
تباہ کر دیا۔ مگر اسقدر دکھ اور مشکلات کے بعد وہاں کے مشن
کی جو رپورٹ نکلی ہے وہ بتلاتی ہے کہ پادریوں نے وہاں خاص
اعتبار حاصل کر لیا ہے اور اب وہاں تعلیم کا سلسلہ بھی
جاری کر دیا گیا ہے ایک مطبع کتب چھاپنے کو کھولدیا گیا
ہے آٹھ ہزار کے قریب انجیلیں چھاپ کر تقسیم کیجا چکی ہیں ایک
ترکی اخبار نکالنے کی تجویز ہو چکی ہے اس علاقہ میں مشنریوں کے
چار صدر مقام۔ چار مدارس تین شفاخانے اور ایک مطبع
ہے عیسائیوں کی تعلیم سے ہمیں لاکھ اختلاف ہو مگر ان کے
مذاہب کی خاطر سرفروشی اور قربانی کی ہم داد دیتے ہیں۔
ایک ہم ہیں کہ جنکے حصہ میں سوائے باتیں بنانے کے اور
کچھ آیا ہی نہیں اور اگر کوئی دکھیارہ کام کے لئے آگے
بڑھتا ہے تو بجائے اسکے اخلاقی جرأت کے نہ صرف اسکے ساتھی
میں روڑے اٹکائے جاتے ہیں بلکہ پتھراؤ سے لہولہان کرنے سے
بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔

آریہ سماج کے بڑے بڑے لیڈر گوشت خوری وغیرہ کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں

آریہ گزٹ
لکھتا ہے کہ
پنڈت کنہیا لال

جی نابھہ سے ہمارے پاس ذیل کی چٹھی ارسال کرتے ہیں۔
آجکل بہت سادھو آریہ سماج میں طرح طرح کی رنگ
پلٹ کر شامل ہو رہے ہیں جو در اصل نہ پرماتما میں وشواس رکھتے
ہیں اور نہ وید میں نہ رشیوں منیوں کے سدھانتوں میں۔ مجھے
کل رائیصاحب شیونا تھ جی ساتھی اگزیکٹو انجینئر حال پنشنر سے
ملنے کا موقعہ ملا۔ رائے صاحب بہادر کی آریہ سماج کے ممبران
اور لیڈران ہمیشہ سے عزت کرتے آئے ہیں مگر انکے عقائد
یہ ہیں۔

(۱) سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا وید بھاشیہ پرمانک
ہے۔ شرادھ وید انکول ہے گئو آدی۔ انکا رمک پشو ہتیا
بیدھ کرنا دھرم انوکول ہے۔ ان اور اس قسم کے سدھانتوں
کی پشٹی کے لئے آپ بھگوت الیسٹریٹڈ اس جی ایم۔ لے
اور سوامی ہرپرشاد جی اور شاستری بھی بھدر پرش ایک ویکی
ریسرچ سبھا بنانا چاہتے ہیں۔ جس میں آریہ سماج اور دیانند
کالج کمیٹی کا کچھ تعلق اور دخل نہ ہو۔ میری قریب ایک گھ
بھر رائے صاحب سے بحث ہوتی رہی میرا خیال ہے کہ آریہ سماج
کے لئے انکا کام جیسا تباہی بخش ہوگا اسکا ابتک آریہ پرشوں
کو خیال تک نہیں۔ رائے صاحب کی نیک نیتی اور ایمانداری
آریہ پرشوں کو کبھی سندیہ نہیں ہوا۔ کنتو رائے صاحب کو شری
سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی نیک نیتی اور ایمانداری
اعتبار نہیں ہے اور وہ برملا کہتے ہیں کہ سوامی جی مہاراج
نے جیسیوں سے ڈر کر مانس کا کھنڈن کیا۔ آریہ سماج
لئے یہ وقت نہایت نازک ہے اور آریہ سماج کی ذمہ
سبھائیں خواب میں پڑی ہیں۔ صائنا چارج اور دیہی
بھاشہ کو سوامی جی کے بھاشہ کے مقابلہ میں صحیح ماننے
رائے صاحب کے خیالات بالکل پورانک ہیں جن کے کھ
کے لئے مشری سوامی جی نے اپنی ساری آیو لگادی۔
پرشوں کے لئے اہم مسئلہ وچار کے قابل ہے کہ آیا د
طرح پرانے سدھانتوں کا لحاظ لحاظ میں خون ہونے دے
یا مہرشی کے سچے سیوک ہو کر ویدک مشن کو آنے والے
بچانیکا کچھ آیاس کرینگے۔

آریوں کی تحریک شدھی کو سناتنی دوست کس نگاہ سے دیکھتے ہیں

سناتن دھرم
لکھتا ہے کہ
آریہ سماج نے
کا ڈنبر رچا ہے اور ہندوؤں کو آریہ بنا کر دکھایا ہے
ان سے دلی ملاپ نہیں کیا اور ہر سال کو شدھ کیا ہے۔
جاتی کو ایک خوفناک دھکا لگا ہے اے کاش کہ اب بھی
وچار کریں کہ سناتن دھرم پرچارک کا کہنا درست ہے
آریہ سماج کی کسی کتاب میں صریح طور سے شدھی کا ذکر نہ
اور [illegible] کی وید مقدس یا رشی مہاتماؤں کے سابقہ نمو

امر کے شاہد اور ممد ہیں کہ کبھی عصر قدیم میں کسی ارشی
ہ نے شدھی کی تحریک کی ہو بلکہ برخلاف اسکے
ستو دھرم کی تعلیم ہے وہ آریہ دوستوں سے پوشیدہ
ں ہوگی اسلئے ہمارے آریہ دوست سناتن دھرم کے
ز سے فائدہ اٹھائینگے۔ شدھی کی طاقت صرف اسلام
ہی ہے اور کسی مذہب میں یہ شکتی نہیں پاؤ گے

یہ سماج نے سناتنیوں کیا مہربانی کی ہے

اس عنوان سے سناتن دھرم پرچارک لکھتا ہے کہ اگر ہم ہمیشہ امرت سے
قت کریں کہ آریہ جاتی کا بھلا کیا بھلا کیا تو غالباً وہ کوئی
ل پیش نہیں کر سکے گا سوائے اسکے کہ نیوگ کو پیش
ے جس پر خود عمل کرنے سے گھبراتے ہیں یا شدھی کا نظارہ
کریں جس کا بھیانک نمونہ دھرمپال موجود ہے یا ستیارتھ
ش دکھائے جس میں تمام مذاہب اور بانیان مذاہب کی نسبت
ت کلامی سے کام لیا گیا ہے حالانکہ جس کی تحریرات سے
ن جھگڑے فساد شروع ہوتے ہیں یا یہ دکھائے کہ
کو پنڈت اور پنڈت کو شودر بنا کر دونوں کی قدیم
قدرتی کام کو درہم برہم کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ

دن کا ایک مان نسخہ

چونکہ پنجاب میں جا بجا پلیگ کی شکایت جاری ہے اور کتنے لوگ تباہ ہوتے جاتے ہیں اسلئے
ما ایک دوست نے ایک نہایت سریع الاثر نسخہ
ناس کے فائدہ کے لئے بتایا ہے چاہیئے کہ بیماری
بیماری کی حالت میں اسکو آزمایا جاوے یعنی گندھک
لیکی ہوئی اقدر دانہ موٹھ جیرہ اور شالم کو صاف پانی
لجا کر چاہئے اسکا پرہیز بھی کھانے پینے کا کوئی
ا جو چاہو سو کھاؤ امید ہے ۹۹ فیصدی آدمی اس
ے رہینگے اور مکانوں کو صاف رکھنا اور ہر روز صبح
ندھک اندر جلانا بھی چوہوں اور پسوؤں کو مارتا ہے
اک کے گرم گرم پتے باندھنا بھی مفید ہے ٹنکچر آیوڈین
اور اوپر لگانا بھی مفید ہے مگر ہر جگہ اسکا ملنا بھی مفید
بیماروں سے چھوت چھات مضر ہے۔

تمام غذاؤں سے طاقتور غذا

امر واقعہ سے کون انکار کر سکتا ہے ایک وقت تھا کہ آریہ ہندو گوشت خوری
کو برا سمجھتے تھے مگر وقت آیا کہ ہمارے دوستوں کو اس غذا کو سب غذاؤں سے زیادہ طاقتور ماننا پڑا۔ چنانچہ پاٹلی پتر میں داس نام دھاری تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر آج یورپ کے لوگ گوشت کھانا چھوڑ دیں تو وہ کمزور اور کم حوصلہ ہو جائینگے۔ اور سردی سے دکھی ہو اور غذا کی کمی سے ٹھنڈے ہو جائیں گے بھارت میں بھی مانس آہاری مسلمان پھل آہاری ہندوؤں سے زیادہ حوصلہ والے اور دراز عمر ہوتے ہیں۔ مانس بھکشن کا رواج اشوک اور بودھوں نے ہٹایا۔ برہمنوں نے اس نئے طریقے کی مخالفت کی۔ مگر وہ پھر بھی بچوں کو بچا نہ سکے ..... گذشتہ دو تین سو برسوں میں جتنے نئے مت یہاں چلے۔ وہ تقریباً سب ہی کھانے کی کمزوری اور قومی کمزوری کا باعث ہوئے آجکل ہندوستان میں ہندو کم ہونے لگے ہیں اور مسلمان و کرسٹان قوموں کی تعداد بڑھ رہی ہے یورپ امریکہ۔ جاپان وغیرہ ملکوں کے لوگ طاقت دولت علم اور سکھ کی حفاظت اور ترقی اپنا دھرم مانتے ہیں۔ پر یہاں دھرم کا مطلب اور مقصد بالکل جدا ہے اسی لئے اسلام میں گوشت کو سید الطعام لکھا ہے یعنے تمام خوراکوں اور غذاؤں کا سردار۔"

آریہ مسافر کا غصہ ایڈیٹر نور پر

آریہ مسافر لاہور کے بعض دلآزار مضامین پر بعض مسلم معاصرین نے کچھ نوٹس لیا چاہیئے تھا کہ آریہ مسافر کا ایڈیٹر آئندہ کے لئے محتاط رہنے کا اقرار کرتا مگر میرے دوست نے اپنے اپریل کے پرچہ میں جہاں اور مسلم معاصرین کو بلاوجہ اور بلاسبب کوسا ہے اڈیٹر نور کو بھی دھر گھسیٹا ہے۔ حالانکہ نہ میں نے اسکے دلآزار مضامین پر کچھ لکھا اور نہ لکھنے کا منشاء ہے میں نے اسکے دل شکن مضامین کو اللہ تعالیٰ کے ہی سپرد کرنا بہتر جانا پھر معلوم نہیں کہ آریہ مسافر کا اڈیٹر نور پر غصہ اور قہر ظاہر کرنا چہ معنے دارد۔ آریہ مسافر کو شکایت ہے کہ اڈیٹر نور دیدوں کے متعلق لکھتا ہے۔ اڈیٹر نور نے جب کبھی ویدوں کے متعلق لکھا۔ محققانہ رنگ میں پہلے سوامی دیانند کا ترجمہ دیا اور پھر مشرقی یا مغربی علماء کا ترجمہ دیکر دونوں کا صرف مقابلہ اخذ کر دیا۔ جب کبھی بانئے سماج کا نام لکھنے کی ضرورت پڑی ہے بڑے کمال عزت سے سوامی دیانند کا نام لکھا کیونکہ جس مذہب کا میں پیرو ہوں۔ اسکی یہ تعلیم ہے کہ تم کسی قوم کے پیشوا کو برا نہ کہو۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ روحی کے اسم مبارک کو آریہ مسافر کا صرف "محمد" لکھنا یا آریہ مسافر کے ایڈیٹر کو ہی مبارک کہی۔ اگر میں بھی اس اڈیٹر کی طرح سوامی دیانند صاحب کے اسم کو بے ادبی سے ادھورا لکھوں تو پھر مجھ میں اور آریہ مسافر کے ایڈیٹر میں فرق ہی کیا رہ جائے گا۔

آریہ مسافر کا چیلنج منظور

آریہ مسافر کے اڈیٹر اپنے اپریل کے پرچہ کے صفحہ ۱۹ پر یہ لکھتے ہیں۔ کہ ہمیں مسلمان دوستوں سے یہ شکایت ہے کہ جب دلیل اور قلم کے میدان میں وہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ تو کچہری کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں آریہ مسافر کی یہ تعلی ماننا کہ مسلمان دلیل اور قلم کے میدان میں آریہ دوستوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے یہ ایسا ہی خلاف واقعہ ہے جس طرح روز روشن کو اندھیری رات کہنا۔ میں آریہ مسافر کے اڈیٹر کا چیلنج منظور کرتا ہوں وہ تقریر میں چاہے یا تحریر میں۔ میں ہر وقت ان سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر یہ تبادلہ خیالات ایسے احسن طریقے سے ہونا چاہیئے جس میں کسی قسم کی بد امنی کا خیال نہ ہو۔ اگر وہ تقریر سے مقابلہ کرنا چاہیں تو مقام منتخب ہونا چاہیئے گورنمنٹ کی اجازت پولیس کا انتظام ہو دیگر شرائط کا پھر تصفیہ ہو سکتا ہے اگر آریہ مسافر کو منظور ہو تو وہ جب چاہیں جس جگہ چاہیں محمد یوسف حاضر ہے ورنہ آریہ مسافر کے اڈیٹر کو خلاف واقعہ امر مسلمانوں کی طرف منسوب کرنے کی جسارت سے محتاط رہنا چاہیئے کہ وہ آریہ دوستوں کے ساتھ تحریر و تقریر میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مسلمان ہر وقت تبادلہ خیالات کرنے کے لئے حاضر اور تیار ہیں مگر جہاں تک امن اور قانون اجازت دیتا ہے قانون سے آدھ انچ قدم باہر رکھنا بھی مسلمان گناہ سمجھتے ہیں

KHILAFAT LIBRARY

نور سے عملی محبت کا ثبوت

اب کی دفعہ حسب ذیل احباب کرام نے نور کی توسیع اشاعت کے لئے توجہ فرمائی۔ برادرم منشی فتح محمد صاحب۔ برادرم شیخ محمد یوسف صاحب برادرم شیخ ہاشم علی صاحب۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میں برادرم منشی فتح محمد صاحب کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے تین خریدار عطا فرمائے۔ اگر دوسرے دوست بھی توجہ کریں تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتا ہے۔ اور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت پر کمربستہ ہے۔ وہ جناب سے پوشیدہ نہیں ہوگا۔ دوست تو دوست دشمن تک بھی معترف ہیں۔ ایسے مفید تر پرچہ کی اعانت کرنا گویا اپنی آپ کرنیکے مصداق ہے وہ نور کا کونسا خریدار ہوگا جس کے ایک دو دوست نہ ہوں پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور

بقیہ ضروری اعلان صفحہ ۱۲ کالم ۳ پر دیکھو

قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت

نمبر
گزشتہ سے پیوستہ

قرآن کی فصاحت و بلاغت کو عام طور پر زمانہ نے تسلیم کر لیا ہر ملک نے اپنی مختلف آب و ہوا ہونے پر بھی اسکی فصاحت کی شہادت دی۔ در و دیوار سے اسکی صداقت پر آوازیں بلند ہوئیں شجر و حجر نے اسے ایک زبردست فصیح تسلیم کر لیا۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک سب نے اس پر سر خم کر دیا۔ اختلاف مرز بوم تمدن۔ زبان اور محاورہ سے بھی اسکی فصاحت پر کبھی بدچینی نہیں۔ ہر ملک کی فصاحت اسی ملک کے لوگوں یا اہل زبان پر زیادہ اثر کرتی ہے مگر قرآن کی فصاحت نے تو غیر زبان اور غیر ملک کو بھی اپنا قائل کر دیا بغیر معنے سمجھے جس طرح ایک زندگی وجد میں آجاتا ہے۔ اسی طرح ایک چینی بھی از خود رفتہ ہو جاتا ہے۔ دنیا میں کونسی کتاب ایسی ہے کہ وہ خواہ وہ کتنی ہی خوش آواز سے پڑھی جائے۔ ایک ایسی غیر ملک کے شخص پر اثر کرے جو وہ زبان نہ جانتا ہو۔ مگر یہ تاثیر اس کتاب پاک ہی میں ہے کہ زبردستی غیر ملک والوں کے دل کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور کھینچتی بھی کیسی کہ پھر اپنی مٹھی سے نہیں نکلنے دیتی۔ فصاحت وہ فصاحت ہے جس کے ثبوت کے لئے نہ تو اختراعی قواعد سخویہ کی ضرورت ہو۔ اور نہ موضوعی استدلال اور محاورات کی۔ بلکہ ان سب باتوں سے پاک ہو اور از خود بولے بغیر کسی دلیل اور حجت کے کہ میں فصیح ہوں۔ یہ صفت تو سوائے قرآن کے آجتک کسی میں نہیں دیکھی کہ یہ خود ہی شاہد اور خود ہی استدلال اور خود ہی ثبوت ہے۔ اسے خارجی امداد کی نہ کبھی ضرورت ہوئی نہ ہوگی۔ تمام قواعد اسی پاک کتاب سے نکلے۔ اور پھر اسی میں جذب ہو گئے۔ یعنے اسکی حقیقت کو پورا پہچان نہیں سکے اسکے وہ لفظوں نے بڑے بڑے کام کئے ہیں اور اسکا ایک ایک لفظ دنیا کی آبادی کا بہت بڑا قانون ہے کب اور کس زمانہ میں اس سے روتابی کی۔ کسی کو مجال ہوئی اور کس نے روتابی کی اور پھل پایا۔ بڑا شرف اس نے اور الہامی کتب پر پایا ہے یہ ہے کہ اسکے رہنے کی جگہ دل ہے جو گزرگاہ جلیل اکبر ہے مگر اور الہامی کتب ہاتھوں میں یا الماریوں میں رہتی ہیں کون اسپر معترض ہو سکتا ہے اور کون اسکا مقابلہ کر سکتا ہے اگر کسی نے اعتراض کئے تو سوائے پشیمانی کے کچھ نتیجہ نہ پایا۔ اعتراض اسوقت سبز ہوتا اور معترض کو اسوقت کامیابی ہوتی۔ کہ جب اسکی قدر کم ہوتی۔ مگر جب یہ بات نہ ہوئی بلکہ رو کی طرح اسپر ایمان لانے والوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور دنیا کے دور دراز حصص اسکے قبضہ تصرف میں آتے جاتے ہیں پھر معترضوں کی پشیمانی [illegible] بدیہی ہے آفتاب کی کرنیں کب میلا ہاتھ لگانے سے میلی ہو سکتی ہیں چاند پر خاک کب پڑ سکتی ہے۔

عیسائی مجبور ہو ہو کے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ کلام میں فصاحت ہونی محض غیر ضروری ہے بلکہ حکمت اور ہدایت ہونی کافی ہوتی ہے چنانچہ عیسائیوں کے پولوس مقدس نے بھی اس مغالطہ کا کہیں اشارہ کیا ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک کلام جس میں حکمت بالغہ بھی ہے ہدایت بھی ہے اور فصاحت بھی ہے تو سرتاخوبی کونسا کلام ہوا۔ جن الہامی کتب کو قدرت سے فصاحت کا زیور نہیں ملا۔ کہ جب انگوروں ماں اگر انگور کھٹے والا حساب ہے تو الگ امر ہے۔ حسن صورت کے ساتھ اگر حسن سیرت بھی ہو تو اسے کون برا کہہ سکتا ہے قرآن مجید چونکہ آخری کتاب تھی اسلئے یہ لازمہ قانون قدرت تھا کہ وہ ہر صفت سے موصوف ہوتی۔ قرآن مجید کا ایک جملہ کسی بڑی عبارت عربی میں نمایاں طور پر معلوم ہوتا ہے۔ عہد ما قصائد اور ادب کی کتابیں موجود ہیں قبل از اسلام اور بعد از اسلام کی مگر قرآن کریم کے ایک جملہ سے بھی کسی کو نسبت نہیں ہی سبھ معلقہ جسے تمام عرب نے مان لیا تھا قرآن کریم کی فصاحت کے آگے پانی بھرتا ہے۔ قرآن مجید میں صدہا معجزے ہیں اور ہر معجزے نے اپنا اپنا علیحدہ کرشمہ دکھایا ہے کہیں اسکی فصاحت اور بلاغت نے ہزاروں کو رام بنایا اور کہیں اسکے پر از حکمت مضامین نے مخلوق خدا کو توحید کی چاشنی چکھائی اور کہیں اسکی پیشگوئیوں نے جنہیں آیات سے تعبیر کیا گیا ہے لاکھوں کو اپنا شیدا بنا لیا۔ ایک قرآن ہے لیکن اس سے صدہا شاخیں معجزات کی پیدا ہوتی ہیں اور دن بدن دنیا پر پھیلتی جاتی ہے۔ ایک فرانسیسی پادری نے محض لاعلمی اور تعصب سے اپنی کتاب "محمد اور قرآن" ہر زبان میں ایسی بہت سی کتابیں موجود ہیں۔ جن کی نظیر نہیں ملتی ہم کہتے ہیں یہ اور ہیں بلکہ ہم مزید برآں یہ کہتی ہیں کہ نہیں ہر کتاب اپنی نظیر آپ بھی ہے سوال صرف یہ ہے کہ آیا کسی زبان کی کتاب کو بھی یہ عروج حاصل ہوا ہے جو قرآن کریم کو ہوا ہے اور کسی کتاب نے بھی آجتک کروڑوں بندگان خدا کے دلوں کو تسخیر کیا۔ اور آیا بنی نوع انسان میں کسی کتاب نے بھی اتنا زبردست تمدن قائم کیا اور آیا دنیا میں کوئی کتاب بھی ایسی ہے جس کا ایک ایک لفظ قانون کا حکم رکھتا ہو اور اسپر جان فدا کر دینا نجات کا باعث خیال کیا جاوے اور لامحالہ جواب یہی دیا جائے گا کہ نہیں بدیہیات اور مشاہدات کا انکار قیامت تک ممکن نہیں ہزار زور مارا جائے اور لاکھ ایڑیاں رگڑی جائیں مگر مشاہدات کا انکار ناممکن۔

KHILAFAT LIBRARY

وہ زمانہ جبکہ یہ قرآن کریم نازل ہوا۔ ایک خطرناک شور و شغب کا تھا۔ عرب اپنے مقابل کسی کو سمجھتے ہی نہ تھے اُن کا خیال تھا کہ ہمارے برابر دنیا میں کوئی فصیح و بلیغ پیدا ہی نہیں ہوا۔ انہیں جس طرح اپنی شجاعت پر ناز تھا۔ اسی طرح اپنے حسب نسب پر بھی اس سے بھی زیادہ اپنی زبان آوری پر وہ جانتے تھے کہ تمام دنیا گونگی پیدا ہوئی ہے۔ حقیقت میں ان کا یہ تبختر ایک حد تک تھا بھی درست۔ انہیں نہایت آسان تھا کہ وہ اپنے آتشیں اشعار سے دو قبیلوں میں جنگ کرا دیں۔ خون کی ندیاں بہا دیں مردہ دل پر انکا کلام جادو کی تاثیر رکھتا تھا وہ صرف کہنے والے ہی نہ تھے بلکہ بولنے والے بھی تھے۔ اُن کی آتش زبانی غضب کی تھی ان کا طرز بیان پر جلال اور شاندار تھا کہ اسی گروہ میں اسی مجمع شعراء میں اسی فصاحت و بلاغت کے میدان میں اور اسی سرزمین پر اسی حلقہ میں ایک پر زور آواز گونجی اور اسکی گونج مشرق و مغرب پہنچی۔ آواز میں گرج اور کڑک جسقدر تھی اسی قدر بجلی کی چمک بھی تھی۔ اور کیا تھی۔ در و دیوار بولنے لگے تمام فصحاء اور بلغاء جمع ہوئے۔ اور سخت حیرت زدہ ہو کے آواز کو سنتے اور متعجب ہونے لگے۔ وہ آواز قرآن کریم کی تھی جو انہیں مقابلہ کے لئے طلب کرتا تھا وہ آواز خدا کی آواز تھی جس نے کہا تم اپنی فصاحت پر گھمنڈ نہ کرو وہ آواز ایک یتیم بچہ کی زبان سے نکلی تھی جس نے نہایت بے بسی کی حالت میں ان ہی کے آگے پرورش پائی جو نہ کبھی ان کے مجمع شعرا میں شریک ہوا۔ جس نے کبھی ایک حرف کی بھی تعلیم نہیں پائی۔ جس نے کبھی ایک مصرعہ بھی موزون نہیں کیا۔ عبداللہ کا بیٹا ابو طالب کا بھتیجا۔ عبدالمطلب کا پوتا جس کی صغیر سنی کا پورا حصہ اپنے چچا کی بدولت بیدار ہو گیا۔

KHILAFAT LIBRARY

کیا وید الہامی ہیں؟

جب یہ کہا جاتا ہے کہ وید صرف روحانی گیان کے لئے نازل ہوئے۔ تو پھر کیا وجہ کہ ایک کی بجائے چار کا نزول ہوا کیا ایک کتاب روحانی گیان کے لئے کافی نہ ہو سکتی تھی۔ جو چار کی ضرورت پڑی۔ اور جسقدر مذاہب سماوی کتب کے مدعی ہیں۔ ان کے ہاں صرف ایک ایک کتاب ہے۔ مگر ویدوں کے ماننے والوں کے لئے ایک وید کافی نہ تھا۔ بلکہ چار کتابوں کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔ اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دیگر مذہبی پستکوں کی نسبت چاروں ویدوں میں کیا اضافہ ہے جب ہم اس بات کو ہاتھ میں لیکر ویدوں کی اوراق گردانی کرتے ہیں۔ تو ہمیں چاروں ویدوں میں کوئی اضافہ نظر نہیں آتا۔ وید اس کے متعلق خاموش ہے۔ کہ فلاں کے ساتھ شادی کرنا جائز اور فلاں کے ساتھ شادی کرنا ناجائز ہے۔ وید شریعت کے لحاظ سے بالکل خاموش ہے۔ مگر آیئے اب قرآن شریف کی طرف قرآن شریف چاروں ویدوں کی ضخامت کے مقابل کچھ ہستی اور حقیقت نہیں رکھتا۔ مگر خیال کیجئے کہ اس چھوٹی سی کتاب میں روحانی اور شریعت کے متعلق علوم کو کسطرح کوٹ کوٹکر کر بھر دیا گیا ہے ایسی کوئی انسانی احتیاج نہیں جو روحانیت اور شریعت سے تعلق رکھتی ہو۔ اور قرآن کریم میں اسکا ذکر نہ ہو۔ گویا کوزہ میں سمندر سمایا ہوا ہے۔

نزول ویدوں کے متعلق سوامی دیانند کا عقیدہ صحیح یا قدیم آریوں کا

سوامی دیانند صاحب لکھتے ہیں۔ کہ وید برہما پر نازل نہیں ہوئے بلکہ چار رشیوں پر نازل ہوئے۔ اور انہوں نے اوروں تک پہنچائے وغیرہ وغیرہ۔ مگر پراچین آریہ اسکے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور دونوں کے عقیدہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہر دو میں راستی پر کون ہے لطف یہ کہ پراچین آریہ اپنے خیال اور عقیدہ کی گواہی بھی لاتے ہیں مگر سوامی صاحب اپنے جدید خیال کی گواہی نہیں لاتے۔ چنانچہ قدیم آریہ سرپت سرورا اوپنشد کا یہ حوالہ پیش کرتے ہیں۔

تیو برہمان ودیات برون وے
ویدا شریح پرہ نوت تیوے

یعنی برہما کو پیدا کیا اور اسے وید دئے مگر سوامی دیانند صاحب کا عقیدہ ایک ذاتی عقیدہ ہے۔

سوامی دیانند صاحب کے استدلال پر خیال

سوامی دیانند صاحب نے پرمان ستیارتھ کانڈ ۱۱ ادھیائے ۱۵۔ سے ایک حوالہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے اب ہم اس حوالہ پر نظر ڈالتے ہیں کہ وہ حوالہ سوامی صاحب کا کہاں تک واقعات پر مبنی ہے بعض جگہ عبارت کو الٹ پلٹ یکم و بیش کر کے اپنے مطلب کا بنایا گیا ہے۔ "اگنی شبد سے پہلے ہوتے" ۔ اور رگ وید شبد کے آگے "جانئے" اپنی طرف سے اضافہ کیا گیا ہے۔

اور اسی طرح اوتیات کو بدلکر سوریات لکھدیا ہے پورا حوالہ نہیں دیا۔ آگے پیچھے سے کاٹ کر صرف ایک سطر پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ اور جب تک پورا حوالہ نہ دیا جائے ہرگز کسی شلوک یا منتر کا مطلب حل نہیں ہو سکتا۔ ایک حصہ کو حذف کر کے دوسرے حصہ پر اکتفا کرنا مطلب کچھ کا کچھ بنا دیتا ہے پھر جس پرمان کے الٹے سیدھے حوالہ پر سوامی جی نے اپنے دعوے کا مدار کیا ہے اس میں اتھروید کا کہیں نام و نشان نہیں

منوسمرتی کا حوالہ اور سوامی دیانند

اسی طرح سوامی دیانند صاحب نے منوسمرتی سے جو حوالہ دیا ہے وہ بھی قریب قریب اسی مضمون کا ہے۔ اور اصلیت کو حذف کئے ہوئے ہے اور اسکے برخلاف قدیم آریوں یا سناتنیوں کے پاس جو قدیم یا جدید شاستروں کے دلائل ہیں وہ بین اور واضح طور سے اپنے مطلب کو حل کرتے ہیں۔ جیسا کہ سوتیا۔ سوتر۔ اپن شد کی شرتی۔ "جس پرماتما نے ابتدا دنیا میں برہما کو پیدا کیا اور اسی کو ہی وید دئے وغیرہ" مگر شری سوامی دیانند صاحب اسکے معنے دیتے ہوئے عبارت کو چھوڑ کر اپنے عقیدہ کو مقدم رکھتے ہوئے۔ "اگنی۔ وایو وغیرہ کا ذریعہ" یہ اپنی طرف سے اضافہ کرتے ہیں۔ سنسکرت میں کوئی شبد اس مطلب کا نہیں ہے۔ اسی طرح منڈک اپن شد میں لکھا ہے۔ "برہم ودانا پرتھم سوں بھو وشو سو کرتا بھونس گوپتا" مطلب برہما جو سب دنیا سے پہلے پیدا ہوا۔ اور رزق کا ذریعہ ہے وہ سب دنیا سے پہلے پیدا ہوا ہے سوتیا سوتر۔ اپن شد میں بھی ایک اور جگہ اور سانکھ

دیگر شاستر بھی قدیم آریوں کی تائید میں ہیں

شاستر کے تیسرے ادھیائے میں اور جہاں بھارت دیشوں کے ذکر میں اور پراسر سوترا میں اور کئی جگہ پر بھی آدھر سرشٹی میں سب سے پہلے برہما کی پیدائش بتلائی گئی ہے منوں سمرتی کے پہلے ادھیائے میں جہاں سے سوامی دیانند جی نے دلیل دی ہے لکھا ہے جو برہما جی پہلے ایک سنہری انڈے سے پیدا ہوا۔ اور اسنے پیچھے باقی تمام دنیا کو مع تمام دیوتاؤں کے پیدا کیا اور انکے نام رکھے اور اسی ادھیائے کے بتیس شلوک میں لکھا ہے کہ برہما سے ایک عورت اور ایک مرد پیدا ہوئے۔ اور ان سے ویراٹ اور ویراٹ سے منوں اور منوں سے انگرا رکھی پیدا ہوا۔ پراسر سوتر میں سورج کو برہما کے لڑکے کا نواسا لکھا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے جو برہما دنیا میں سب سے پہلے پیدا ہوا۔ اور انگرا اور سورج کا پڑدادا تھا۔ اور اس نے سب دیوتا پیدا کئے اور پیدا کر کے نام رکھے۔ اسی نے ہی ویدوں کی ہدایات کے موجب سب چیزوں کے نام رکھے اور لوگوں کو وید پڑھائے۔ اگنی وایو وغیرہ کا آدسرشٹی میں پیدا ہونے کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے پھر مذکورہ بالا حوالہ کی سندھک اوپنشد کی شرتی کے آگے ہی لکھا ہے کہ برہما نے وید دیا اپنے بڑے لڑکے رشی اتھرو کو پڑھایا

ستیارتھ پرکاش کا پہلا اڈیشن بھی سناتنیوں کی تائید میں ہے

اتھرو نے انگیرو کو انگیرو نے ساباہ کو اور ساباہ نے انگرا رشی کو جس کے نام سے اتھروید منسوب ہے سو یہ انگرا برہما کی چوتھی پشت سے تعلق رکھتا ہے یہ نہیں کہ اپنے برہما کو اتھروید پڑھایا ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۵ء کے صفحہ ۵۰۰ خود پنڈت دیانند صاحب جی نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ انگرا برہما کی چوتھی پشت سے تعلق رکھتا تھا۔ سوامی دیانند صاحب کے پاس اپنے دعوے کا کوئی ثبوت نہیں ہے وہ آدسرشٹی میں پاس تو بیٹھے ہی نہیں تھے۔ جو انکی اپنی گواہی کو بدوں کسی حیل وحجت کے تسلیم کر لیا جاوے وشنو پران میں لکھا ہے کہ برہما نے اپنے مشرق کے منہ سے رگوید جنوب کے منہ سے یجروید مغرب کے منہ سے سام وید اور شمال کے منہ سے اتھروید پیدا کئے اسی طرح منوسمرتی سے برہما کا سنہری انڈے سے پیدا ہو کر دنیا بنانا کا ذکر کر کے اسکے بعد یہ لکھا ہے۔ "اگن وایو روبھ ست تیرن سرہم سناتن لاد ہوگیہ"

صناتن رتھ ہرگیہ تیم سام لکھنا" جسکا مطلب یہ ہے کہ اگ اور ہوا اور سورج سے یگون کے سدھ کرنیکا مطلب تینوں انادی وید رگ یجر اور سام کے لئے جسکا مفصل حوالہ آگے دیا جائیگا۔

آدگرنتھ کی شرح

از سردار گوجر سنگھ جی لاثانی گرنتھی

پوڑی ۳۴

دوسرا درجہ گیان کھنڈ (طریقت)

"دھرم کھنڈ کا ایہو دھرم۔ گیان کھنڈ کا دیکھو کرم
کیتے پون پانی بسنتر کیتے کان مہیش۔ کیتے
برے گھارت گھڑے روپ رنگ کے روپ
کیتیاں کرم بھومی میر۔ کیتے کیتے دھوا اوپدیش
کیتے اندر جند سور۔ کیتے کیتے مسدل دیس
کیتے سدھ بدھ ناتھ کیتے کیتے دیوی ویس
کیتے دیو دانو من کیتے کیسے رتن سمند۔ کیتیاں
کھانی کیتیاں مانی کیتے پات نرند۔ کیسے اں
سرتی سیوک کیتے نانک انت نہ زونت۔"

(ترجمہ) پہلی منزل یعنی دھرم کھنڈ میں جیو کو صرف ایک ہُو کا گیان پراپت ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان دوسری منزل یعنے گیان کھنڈ میں پہنچتا ہے تو پرمیشور کی سرشٹی کے بھیدوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ گیان کھنڈ کو پتہ چل جاتا ہے۔ کہ ہوا پانی اور آگ کئی قسم کی ہیں۔ اور کشن اور شوجی بھی بیشمار ہیں۔ اور ایشور کی بیشمار صفات ہیں۔ جو انواع انواع کی مخلوقات کو قسموں صورتیں اور شکلوں میں بنا رہی ہیں۔ اور کرہ زمین کی طرح پروردگار نے دیگر بیشمار کرہ تارے پیدا کئے ہیں۔ اور بیشمار پہاڑ اور قطب ستارے اور نارد (اپدیشک) بھی ان کروں میں پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کروں میں بیشمار اندر۔ چندرماں اور سورج استھاپن کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کروں میں بیشمار ملک اور دیش ہیں۔ اور ان کروں میں بیشمار سدھ لوک (کراماتی اشخاص) دانا۔ ناتھ (عشق الٰہی میں مست) اور دیوتاؤں جیسے پرکاش والے منش ہیں۔ دیوتا۔ راکھش اور منی بھی بیشمار ہیں۔ اور بیشمار ہی سمندر۔ اور بیشمار ہی سمندر سے نکالے گئے جواہرات ہیں۔ اور بیشمار ہی ارجہ عناصر ہیں۔ اور ان کروں میں مختلف بولیاں ہیں اور کتنے ہی منشوں کے بادشاہ ہیں اور بیشمار دھیان لگانے والے ہیں۔ کوئی انت نہیں۔ کوئی انت نہیں۔"

پوڑی ۳۵

شرم کھنڈ۔ (حقیقت)

"گیان کھنڈ میں گیان پرچنڈ۔ تیتھے نادبود
کو ڈاونڈ۔ شرم کھنڈ کی بانی روپ۔ تیتھے گھارت
گھڑے بہت انوپ۔ تاں کیاں گلاں لکھیاں
نہ جاہیں۔ جو کوکہے پچھے پچھتائے۔ تیتھے گھڑے
سرب مت بدھ۔ تیتھے گھڑے سراں سدھاں
کی سدھ۔"

(ترجمہ) گیان کھنڈ میں علم عرفان عمدہ طرح سے روشن ہو جاتا ہے اور گیان کھنڈی لذت عقلی و حقیقی حاصل کرتا ہے لیکن درجہ شرم کھنڈ میں پہنچکر انسان ہر ایک شے میں پروردگار کی مندرتا انبھو کرتا ہے اور اسی میں محو ہو جاتا ہے کوئی نظارہ سامنے آیا اور بدھی اس نظارہ میں لین ہوئی اور مستی چڑھ آئی۔ اس کھنڈ کی بانی روپ ہے۔ مطلب یہ کہ روپ دوارا اب سنجوگ ارنبھ ہوتا ہے۔ اور میں دنیاوی محسوسات سے پاک ہو کر پروردگار کے نظاروں میں مست رہتا ہے۔ اس حالت کی کتھنا کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ جو بیان کرنے کی دلیری کرتا ہے۔ وہ بیان نہ کر سکنے کے باعث پیچھے پچھتاتا ہے۔ اس درجہ میں سشرت من اور بدھی کے منڈل سے پرواد کر کے اتم پرائن ہوتی ہے۔ اور دیوتاؤں اور سدھوں کا درجہ پراپت ہو جاتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

پوڑی — ۳۶

کرم کھنڈ (معرفت) اور سچ کھنڈ (فنا فی اللہ)

کرم کھنڈ کی بانی زور۔ تیتھے ہور نہ کوئی ہور۔ تیتھے
جودھ مہابل سور۔ تن میں رام رہیا بھرپور
تیتھے سیتو سیتا مہاں مانہہ۔ تا کے روپ نہ
کتھے نانہہ۔ تا وہ مریں نہ ٹھاگے جانہہ۔
جن کے رام وسے من مانہہ۔ تیتھے بھگت
وسین کہہ لو۔ کریں انند سچا من سوئے سچ
کھنڈ وسے نرنکار۔ کر کر دیکھیں ندر نہال۔
تیتھے کھنڈ منڈل ور بھنڈ جو کو کہے تاں انت
نہ انت۔ تیتھے لوا لوا آکار۔ جو جو حکم تو ے
تو کار۔ ویکھیں وگسیں کر وچار۔ نانک کتھنا
کرڑا سار۔"

(ترجمہ) کرم کھنڈ کے درجہ کی بانی زور ہے مطلب یہ کہ جیو در شٹمان آکار سے آگے بڑھکر اصلی نراکار طاقت کو محسوس کرنے لگجاتا ہے۔ اس درجہ میں وہی جیو پہنچ سکتے ہیں۔ جو کہ نفس امارہ پر قابو رکھتے ہیں اور جہاں بل والے سورے اور جودھے ہوتے ہیں۔ دوسرا کوئی پہنچ نہیں سکتا ہے۔ کرم کھنڈیوں میں پروردگار کی پوری پوری یاد ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ پروردگار کی صفتوں کے دھیان میں مست رہتے ہیں ایسے پرشوں کی اوستھا اکتھنی ہے۔ ایسے پرش کبھی مرتے نہیں یعنے خدا کی یاد کو کبھی نہیں بھولتے۔ جیساکہ گورواکھ "اکھاں جیواں وسر بے مر جاہہ۔ اور دنیاوی محسوسات سے ہمیشہ پاک رہتے ہیں۔ کرم کھنڈیں صرف بھگت ہی پہنچتے ہیں۔ جنکے من میں ہمیشہ پروردگار کی محبت کا انند لہریں مارتا ہے۔

سچ کھنڈ

سچ کھنڈ درجہ میں پہنچکر جیو اپنی ہستی کو بھول جاتا ہے۔ گورواکھ "ہر سرجن، وے ایک ہیں بجھ وچار کچھ نانہہ جل تے اوپجے ترنگ ہیوں جل ہی دیکھے سبھ نانہہ" وہ پروردگار سے اک مک ہو جاتے ہیں۔ ان میں پروردگار کی بنائی ہوئی کھنڈوں۔ منڈلوں اور برہمنڈوں کے سمجھنے کا بل پیدا ہو جاتا ہے۔ ان لوگوں کی اوستھا اکتھنی ہے۔

سچ کھنڈیوں کو پروردگار کے حکموں سے واقفیت ہو جاتی ہے وہ ہمیشہ رضاؤ تسلیم پر چلتے ہیں۔ انکے آچار آنند وغیرہ کا ورتن ناممکن بلکہ لوہے سے بھی زیادہ کٹھن ہے۔

(س) ان درجوں پر کسطرح پہنچتے ہیں

پوڑی ۳۷

(ج) "جت پیارا دھیرج منیار۔ اہرن مت وید ہتھیار۔ بھو کھلا اگن تپ تاؤ۔ بھانڈا بھاؤ امرت ڈھال۔ گھڑے شبد سچی ٹکسال۔ جن کو مدر کرم تن کار۔ نانک تدریں تدرہنہال"

(ترجمہ) جت دھالے ہوئے شریر کو بہارا (دوکان دار گر) بنا دھیرج کو گھڑنے والا۔ بدھی کو اہرن۔ سچے ہادی کی ہدایت کو ہتھوڑا بنا۔ خوف پروردگار کو کھلان بنا۔ پھر تپ کی اگنی جلا ارتھات پروردگار کے خوف میں شریر کو سادھ۔ پریم کی کٹھالی بنا۔ اس کٹھالی میں امرت کرنیولی دسمتھ ڈھال۔ اس طرح شبد کو

یہ کتاب ابھی گھر بیٹھے منگوانے کے لئے لکھیں۔ منیجر نور پریس قادیان۔ نوٹ۔ یہ کتاب صرف خدا کے فضل اور پروردگار کے فضل اور مرتب کی محنت سے حاصل کرنا ہو سکتا ہے۔ لیکن ان مراتب کو حاصل کرنا ہر ایک کا کام نہیں ہے۔

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

اصلی میرا اور میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بنایا ہوا ہے۔ آپنے اس سرمہ کے متعلق لکھا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دصدجا پھولا۔ پڑوال۔ سیل اور سرخی اور ابتدائے موتیابند اور دیگر امراض چشم کے لئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ اعلیٰ عدہ روپیہ تولہ دوم قسم عدہ اصلی میرا قیمت ۱۰ ترکیب استعمال میرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ جس کی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے مفید ہے۔

سفوف اصلاحیت ۔ محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا۔ دافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم اور ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید بقدر دانہ خود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ قسم اول عدہ قسم دوم ۔

فیتولہ

کلاہ اور لنگیاں ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بلامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی سوتی لٹری صافے اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

نولہ بجا و مشین سیویاں

یہ مشین ایک گھنٹہ میں دو سیر سیویاں تیار کر دیتی ہے اسکے پرزے مضبوط ہیں۔ مدت تک نہیں بگڑتے۔ اسکو ایک عورت آسانی سے چلا سکتی ہے اس مشین کا ہر گھر میں موجود ہونا ضروری ہے جب چاہیں سیویاں تیار کر لیں قسم اول قیمت بھر باریک اور موٹی سیویاں۔

المشتہر

مستری فضل نزد مہمانخانہ قادیان ضلع گورداسپور

پیچ کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین اس کے استعمال سے قوت باہ و امساک دونوں کو لذت ہوتی ہے اور بعد میں کمزوری نہیں ہوتی یہ بیش بہا طلا ہم آزمایشاً ایک شیشی صرف ۸ کو دیتے ہیں۔ معجون طلسمی اسکے استعمال سے رقت۔ سرعت جریان منی۔ باہ رفع ہو کر اعلیٰ درجہ کی قوت باہ پیدا ہوتی ہے۔ اور جسم توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی بکس عدہ طلائے طلسمی یہ ان لوگوں کو فائدہ دیتا ہے جو اپنی قوت زائل کر چکے ہوں۔ خواہ کسی باعث سے ہو۔ اعصاب وغیرہ اسکے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی عدہ

سرمہ سلیمانی اسکے استعمال سے دصند۔ جالا۔ پھولا اور ضعف بصارت موتیابند وغیرہ دور ہوتا ہے قیمت فیتولہ ۸ ر

سنبون دندانی ۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرے نہالا۔ دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانے والا قیمت فی بکس ۱ ر

حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلیچ گنج ضلع دہلی

کچھ سنا ہے
آپنے بھی کبھی دیکھے اور کبھی پڑھے

کبھی یہ بھی غور فرمایا ہے کہ غریبوں کے لئے کیا فائدہ مدنظر رکھا گیا ہے۔ لو آج آپکو بتائیں کہ غریب فائدہ اٹھا کر انشاء اللہ خوش ہونگے یہ ایک بے مثل عجیب تحفہ ہے جو آپ لوگوں کو ہمارے ماں کے سوا کہیں سے ہاتھ نہ آئیگا یہ ایک بے مثال خوشبودار تیل ہے جس کے استعمال سے بالوں میں ممکن نہیں کہ جوئیں پڑ جائیں وہ بال بڑھانے اور نرم رکھنے کے لئے بے نظیر تحفہ ہے مقوی دماغ ہونے میں بے مثل ہے آزما لو۔ تجربہ کرو قیمت فی شیشی ۸ ر

KHILAFAT LIBRARY

ملنے کا پتہ

عبدالرحمن مہاجن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

درد بے ہا

یہ اعجازی گولیاں ایک عارف باللہ حاذق طبیب کے ایک نسخہ کے مطابق تیار کی گئی ہیں معمولی نہیں اسم با مسمّٰی ہیں کشتہ جات کی آمیزش سے پائی فاسفورس ڈیمیانہ بکس وایکا سے سبقت لیگئی ہیں۔ مسہل۔ مفرح۔ مصفی خون۔ دافع جریان ہیں نوجوانوں اور مستورات کو بہت مفید ہیں عورتوں کے لئے مدر حیض مصفی رنگ دافع ہسٹریا ہیں دو روز میں اپنا اثر دکھاتی ہیں پورا نسخہ ۱۲ گولیاں قیمتی کے ملنے کا پتہ سید محمد عبداللہ و سید محمد عبدالرحمن قادیان گورداسپور

ایک مبارک صبح

حقیقت میں کل بیماریاں اکثر قبض ہی کے شکایت سے ہوا کرتی ہیں۔ مگر افسوس کہ ایسی قبض کشا دوائیاں بہت ہی کم ہیں۔ جو ٹھیک معدہ کی اصلاح کرتی ہوں۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی جلاب کی گولیاں واقعی معدہ کی اصلاح کے لئے ایک نہایت ہی مجرب دوا ہے دو گولیاں رات کو کھا کر سو جائیے صبح کو بغیر تکلیف کے خلاصہ دست ہو جائے گا۔ اور لطف یہ ہے کہ کھانے اور پینے اور کام اور کاج میں کسی قسم کی احتیاط کی ضرورت نہیں۔ گولیاں چونکہ کل میں بنتی ہیں اسلئے وزن میں برابر اور دیکھنے میں چمکدار ہوتی ہیں قیمت ۱۶ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ ر محصول ڈاک ۵

ملنے کا پتہ:۔ ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند اسٹریٹ نمبر ۶۵ ڈومیار ٹولہ ۱۵۵ کلکتہ

ڈاکٹر برمن کا جوہر پیپرمنٹ

یہ غالباً سبھی لوگ جانتے ہیں کہ معمولی دردِ شکم میں جوہر پیپرمنٹ کو استعمال کیا کرتے ہیں۔ مگر بازار کے جوہر میں دوسری چیزیں ملی ہوتی ہیں اسلئے وہ پورا نفع نہیں کرتا ہے۔ یہ جوہر جاپان کے ایک مشہور کارخانہ سے طیار کرا کے منگایا ہے اسلئے آدھے چاول کے برابر رکھکر پان میں کھائیے منہ کی بدبو پیٹ کا درد اور ریاح وغیرہ کو دور کرتا ہے تیل میں ملا کر کنپٹی میں لگانے سے دردِ سر کو بھی دور کرتا ہے قیمت فی شیشی ۶ ر

محصول ڈاک وغیرہ ۵